ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۹
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

## تاجدار ختم نبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات مبارکہ

## کرامات سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چک سکندر ۳۰ کھاریاں میں مسلمانوں پر بے جا تشدد

عرب کے
ظلمت کدہ میں
وحی کی پہلی کرن

داؤدی
بوہرہ فرقہ
اہم حقائق کا
انکشاف

اردن میں قادیانی گروہ کے سربراہ
طٰہٰ قزق کی قادیانیت سے توبہ کی تفصیلات

قادیانیوں کا گھناؤنا کاروبار
قادیانی لڑکیاں کسطرح مسلمان نوجوانوں کا شکار کھیلتی ہیں

# انتخاب

## خالی زمین پر محل واپس مل گیا

خلیفہ الحکم کو اپنا محل بنوانا تھا۔ اتفاق سے جو زمین پسند کی گئی اس میں ایک غریب بیوہ کا جھونپڑا تھا۔ اس بیوہ سے کہا کہ یہ زمین ہمیں قیمتاً دیدے مگر اس نے انکار کیا۔ خلیفہ نے زبردستی اس زمین پر قبضہ کر کے محل بنوا لیا۔ اس بیوہ نے قاضی کی عدالت میں حاضر ہو کر اس کی شکایت کی۔ قاضی نے اسے تسلی دے کر کہا کہ اس وقت تم جاؤ میں کسی مناسب وقت پر تیرا انصاف کرنے کی کوشش کروں گا۔ خلیفہ الحکم جب پہلے پہل محل اور باغ ملاحظہ کرنے گیا تو اس وقت قاضی بھی وہاں خود ایک گدھا اور ایک خالی بورا لے کر گیا اور خلیفہ سے وہاں کی مٹی لینے کی اجازت چاہی اجازت دے دی گئی۔ اس نے بورے میں مٹی بھر کر عرض کی۔ مہربانی کر کے اس بورے کے اٹھانے میں میری مدد کی جائے خلیفہ نے اسے ایک مذاق سمجھا اور بورے کو ہاتھ لگا کر اسے اٹھانے کی کوشش کی۔ چونکہ وزن زیادہ تھا خلیفہ سے ذرا بھی نہ اٹھا۔ اس وقت قاضی صاحب نے کہا: "اے خلیفہ! جب تو اتنا بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں تو قیامت کے دن جبکہ ہم سب کا مالک انصاف کرنے کیلئے عرش پر جلوہ افروز ہوگا اور جس وقت وہ غریب بیوہ جس کی زمین تو نے بزور لے لی ہے اپنے پروردگار سے انصاف کی خواہاں ہوگی تو اس زمین کے بوجھ کو کس طرح اٹھا سکے گا؟" خلیفہ قاضی کی اس ناصحانہ گفتگو سے بڑا متاثر ہوا اور فوراً وہ محل تمام اسباب کے اس بڑھیا کی نذر کر دیا۔

## قطرے سے صدف بن گیا

اچانک پانی کا ایک ننھا سا قطرہ بادل سے ٹپکا اور دریا میں آگرا۔ اسے دریا کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ ہوا تو اپنی ذات بہت ہی حقیر نظر آئی۔ سوچنے لگا۔ اتنے بڑے دریا کے مقابلے میں بھلا میری کیا ہستی ہے! میں تو کسی شمار قطار ہی میں نہیں آسکتا۔

باقی رہوں تو کیا فنا ہو جاؤں تو کیا قطرے نے عاجزی اور نگوں ساری سے یہ باتیں سوچیں تو ایک صدف نے منہ کھول کر اسکو اپنے اندر لے لیا اور پھر پرورش کر کے ایک قیمتی موتی بنا دیا۔ یقیناً یہ اعزاز اور مرتبہ اسے اس لیے ملا کہ اس نے خود کو حقیر جانا۔

حضرت سعدیؒ نے عاجزی کی برکات کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور سچ یہ ہے کہ یہی وصف اخلاق اور انسانیت کی معراج ہے۔ مغرور اور دوسروں کو کمتر سمجھنے والا شخص اپنی طرف سے تو اپنی عزت و توقیر بڑھا رہا ہوتا ہے لیکن دراصل اخلاقی طور پر اپنے دیوالیہ ہونے کا اعلان کر رہا ہوتا ہے ایسے خیالات کم درجے کے لوگوں کے ذہنوں ہی میں آتے ہیں۔

(شیخ سعدیؒ)

## پہلوان کی بے بسی

ایک شہ زور پہلوان ناداری کی وجہ سے سخت پریشان تھا وہ کشتی کے داؤ پیچ کے سوا کوئی ہنر نہ جانتا تھا۔ اور اس کے وطن میں اس فن کا کوئی قدر داں نہ تھا بے چارہ مٹی کھود کر بڑی مشکل سے پیٹ بھرتا تھا۔ ناداری کے ساتھ اس پہلوان پر ایک بڑی افتاد یہ آ پڑی تھی کہ اس کے دل سے صبر و قرار رخصت ہو گیا تھا۔ وہ خوشحال لوگوں کو کھاتے پیتے اور عیش و آرام میں مصروف دیکھتا تو حسد اور رشک کی آگ سے اس کا سینہ جلنے لگتا۔ وہ سوچا کرتا کہ آخر ان لوگوں میں کونسا سرخاب کا پر لگا ہے جو دن رات مزے کر رہے ہیں اور مجھ میں کونسی کمی ہے جو میں نعمت سے محروم ہوں۔ ایک دن کا ذکر ہے وہ اسی خیال میں مٹی کھود رہا تھا کہ کیا اچھا ہو کہ کوئی خزانہ میرے ہاتھ آجائے کہ اچانک اس کا پھاوڑا کسی سخت چیز سے ٹکرایا اس نے جلدی سے جھک کر دیکھا تو انسان کے جبڑے کی ہڈی تھی پہلوان نے جبڑے کی یہ ہڈی دیکھی تو غیر اختیاری طور پر اس کی سوچ کا رخ بدل گیا۔ اسے یوں لگا جیسے یہ جبڑا کہہ رہا ہو کہ اے شخص! دیکھ لے مٹی میں مل کر انسان کے منہ کا یہ حال ہوا ہے اب اس منہ کو جو تیرے سامنے ہے، شکر کھانے والا قیاس کرے یا خون جگر پینے والا۔ دنیا میں اگر کوئی مزدور ہے جو خون بوجھ اپنے سر پر ڈھوتا ہے یا کوئی ایسا مالدار ہے جو دولت کے باعث اپنے آپ کو آسمان کے برابر بلند خیال کرتا ہے تو انجام دونوں کا ایک ہی ہے۔ ہر قسم کی وجاہت سے محروم اور مٹی میں مل کر مٹی بن جانا۔ اس ناپائیدار زندگی میں اگر کسی چیز کو ثبات ہے تو صرف اچھے اعمال ہی کو ان ہی کی کے باعث اخروی زندگی میں امن اور عافیت نصیب ہوگی۔

(شیخ سعدیؒ)

## انوکھا مہمان

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک ایسا مہمان آیا جسے بیماری نے ادھ موا کر دیا تھا۔ تکلیف کی وجہ سے وہ ہر وقت کراہتا اور شور و غوغا کرتا رہتا تھا۔ حضرت نے اس کی تیمارداری اور خاطر مدارت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی۔ لیکن بیماری نے اسے اس قدر چڑچڑا کر دیا تھا کہ کسی سے سیدھے منہ بات نہ کرتا تھا۔ بس ہر وقت شکایتوں کا دفتر کھولے رکھتا تھا اس مہمان کی وجہ سے حضرت معروفؒ کے دوستوں اور عقیدت مندوں نے آپ کے ہاں آنا جانا چھوڑ دیا۔ لیکن حضرت نے کسی بات کا خیال نہ فرمایا۔ بدستور مہمان کی خدمت میں مصروف رہے۔ ایک دن کا ذکر ہے، بیمار مہمان کچھ زیادہ ہی تکلیف میں تھا۔ اس نے حضرت معروفؒ کو دیکھا تو جو اس کے منہ میں آیا کہہ ڈالا۔ حضرت معروفؒ اس کی یہ الٹی سیدھی باتیں سن کر مسکراتے رہے لیکن آپ کی بیوی برداشت نہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا۔ ایسے بدخلق اور احسان فراموش شخص کے ساتھ نیکی کرنا تو کچھ اچھی بات نہیں ہے۔ اسے اپنے گھر سے رخصت کیجئے۔ حضرت نے فرمایا اس نے مجھے جو کچھ کہا اس سے مجھے ذرا بھی رنج نہیں ہوا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ بے چارہ سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ جن لوگوں کی ایسی حالت ہو ان کی کڑوی کسیلی باتیں برداشت کرنی چاہئیں۔ جن لوگوں کو خدا نے خوشحال اور تندرستی کی نعمت سے نوازا ہے۔ ان پر شکر نعمت واجب ہے اور اس کا عمدہ طریقہ یہی ہے کہ ایسے مصیبت زدوں پر رحم کیا جائے۔

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں کہ اخلاق اور شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان گردش زدوں اور ناداروں کی ناز برداری کرے، اُن کی زبان سے اہانت آمیز الفاظ سن کر بھی ان کی امداد سے ہاتھ نہ روکے جو لوگ یہ طریقہ اپناتے ہیں دراصل وہی خاصان خدا ہیں۔

(شیخ سعدیؒ)

ہفت روزہ
# ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۱۹ | ۲۲ تا ۱۸ ... تا ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۰ء

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

## اس شمارے میں

۱۔ انتخاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲
۲۔ نعت حضرت محمد مصطفیٰ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ چک سکندر، ۳۰ کھاریاں میں مسلمانوں پر بے جا تشدد (اداریہ) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵
۴۔ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات مبارکہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶
۵۔ عرب کے ظلمت کدہ میں وحی الٰہی کی پہلی کرن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸
۶۔ کرامات امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظمؓ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰
۷۔ تعارف و تبصرہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۳
۸۔ اردن میں قادیانی سربراہ کی قادیانیت سے توبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴
۹۔ قادیانیوں کا گھناؤنا کاروبار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۶
۱۰۔ داؤدی بوہرہ فرقہ ۔ اہم انکشاف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸
۱۱۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹
۱۲۔ سکھر میں ۷ ستمبر کے موقع پر ایک اہم تقریب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۱
۱۳۔ عالمی مجلس ختم نبوت کانفرنس ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
۱۴۔ راولپنڈی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳
۱۵۔ تنا میں ختم نبوت کانفرنس سرگرم رہا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔۔ طابع: سید شاہد حسن ۔۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔۔ مقام اشاعت: ۱۳۱ ... کراچی

**سرپرست**
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

**مجلس ادارت**
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

**سرکولیشن منیجر**
محمد انور

**رابطہ دفتر**
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۷۸۱۱۹۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWE... ...EN
LONDON ... U.K.
PH... ...6199.

**چندہ**
سالانہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔۔۔۔ ۳۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔۔۔۔ ۳ روپے

**چندہ**
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت" الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۹۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ہدیۂ نعت بحضور سیّد الکونین امام الحرمین وسیلتنا فی الدّارین

# حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم

اے صدرِ بزمِ انس وجاں محبوبِ ربّ العالمیں
اے مظہرِ نورِ ازل اے سرورِ دنیا و دیں

پیغام ماینطقُ ترا، مازاغ ہے تیری بصر
چہرہ دلیلِ والضحٰی، واللیل زلفِ عنبریں

رخسار مطلع فجر، نورِ جبیں ضو سحر
لب غیرتِ یاقوت اور چشم رشکِ حورِ عیں

آدمؑ سے لیکر عیسٰیؑ مریمؑ تلک سب کے مُطاع
سردارِ اولادِ بشر شیخِ رُسل و میرِ مرسلیں

پھرتا رہا ہوں عمر بھر قریہ قریہ کو بکو
تجھ سا حسیں لیکن کہیں دیکھا نہیں ہرگز نہیں

شان و مقامِ عبدہٗ ظاہر ہے عقل و ہوش پر
دیکھو کہ در پہ مصطفٰے ہیں پاسبان روح الامیںؑ

از سر تا پا عفت حیا اور پیکر صدق و صفا
ازواجِ ختم الانبیاءؐ ہیں حفصہؓ، عائشہؓ بالیقیں

مصباح کے حالِ زار پر اک بار ہو نظرِ کرم
ہو الغفور اللہ ہیں انت شفیعُ المذنبیں

خواجہ مصباح الدین راٹھور ایم اے، منڈیکے گورایہ

# چک سکندر ۳۰ کھاریاں میں مسلمانوں پر بے جا تشدد

گزشتہ سال عید الاضحیٰ کے دوسرے روز قادیانیوں نے حسب سابق سینہ زوری کرتے ہوئے چک ہذا کے ایک مسلمان نوجوان کو قتل کر دیا تھا چونکہ عید الاضحیٰ کی چھٹیاں تھیں لوگ گھروں میں موجود تھے۔ اور علاقہ کے رواج کے مطابق چک سکندر کے ساتھ تھوڑے فاصلے پر بھیڑ بکریوں کی بھیڑ یعنی منڈی مویشیاں تھی جو ایک میلہ کی شکل اختیار کر گئی۔ کافی تعداد میں مسلمان نزدیک و دور سے اکٹھے تھے۔ جب قادیانیوں نے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لیے سردار احمد نوجوان کو شہید کیا تو لازمی بات ہے کہ اس لرزہ خیز قتل کی آواز بجلی کی طرح چاروں طرف پھیل گئی اور یہی قادیانی چاہتے تھے۔ سابقہ جتنی بھی تحریکیں چلی ہیں یہ بات ثابت ہے کہ ان سب تحریکوں میں پہل قادیانیوں نے کی۔ ان کی ملک دشمنی کی علامت یہی ہے کہ جس دن سے پاکستان معرض وجود میں آیا قادیانی اکثر و بیشتر کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر کے اس ملک کی سالمیت کو داؤ پر لگاتے رہتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں بھی دس ہزار سے زیادہ مسلمان نوجوان شہید ہوئے اور اس کا پیش خیمہ بھی مرزا محمود کی یہ بڑھک تھی کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ "احمدی" پورے پاکستان خصوصاً بلوچستان میں چھا جائیں۔

۱۹۷۴ء کی تحریک میں بھی ربوہ اسٹیشن پر ان کی پہل تھی کہ کئی مسلمان نوجوانوں کو پکڑ کر زدوکوب کیا اور حالات بگاڑے نتیجتاً پورے پاکستان میں تحریک چل نکلی۔ چک سکندر ۳۰ میں بھی پہل انہوں نے کی۔ مسلمان نوجوانوں کو شہید کیا، مسلمانوں کے جذبات مشتعل کیے۔ پہلے دو گھروں کو آگ لگائی جس سے مکان مشتعل ہو گئے، شہر دور تک پہنچی۔ خصوصاً جو مسلمان بکریوں، بھیڑوں کے کھیل میں آئے ہوئے تھے اور جو تھوڑے ہی فاصلے پر تھے فوراً چک سکندر میں گھس آئے اور جب نوجوان کی لاش کو تڑپتے ہوئے دیکھا تو مرزائیوں کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی۔ جن قادیانیوں کے پاس اسلحہ تھا وہ مورچہ بند ہو گئے۔ اور فائرنگ شروع کر دی۔ چنانچہ اس عمومی بلوہ میں جہاں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ باہر سے آئے ہوئے تھے جن میں ہر قسم کے لوگ شامل تھے انہوں نے بھی دفاعی فائرنگ کی۔ بعض چشم دید گواہوں کے مطابق خود قادیانی بھی اپنے ہی گھروں کو نشانہ بنا رہے تھے۔ چنانچہ اس افراتفری کے عالم میں مسلمان چک ہذا سے اپنے نوجوان کی لاش لیکر تھانہ کھاریاں پہنچے جبکہ باہر سے آئے ہوئے مسلمان شہر کی حفاظت میں لگ گئے۔ اس افراتفری میں ایک بچی سمیت دو قادیانی مرد جہنم رسید ہو گئے۔

چک سکندر کے مسلمانوں کا موقف یہ ہے کہ ہم تو اپنے نوجوان کی تجہیز و تکفین اور تھانے پہنچانے میں مصروف رہے۔ قادیانیوں نے جو کھیل شروع کیا اور جس لئے کیا وہ اس میں کامیاب ہو گئے اور ابتدا کرنے کے باوجود بھی وہ امریکہ اور دیگر ممالک میں مکانوں اور دکانوں کے فوٹو بھیج کر کے اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شنید یہ ہے کہ لاہور میں امریکی قونصلر کھاریاں چک سکندر کے واقعہ میں زبردست انٹرسٹ لے رہا ہے۔ مقامی حکام ضلع گجرات نے مسلمانوں کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ قادیانیوں نے چک کے ۴۳ مسلمانوں پر قتل عمد کا پرچہ درج کرایا ہے۔ جبکہ چک کے مسلمان فائرنگ میں بے گناہ ہیں۔ ڈی سی گجرات زبردست بد اخلاقی کا مظاہرہ کر رہا ہے جو آدمی ملنے جاتے ہیں ان پر ڈکٹیٹر کی طرح ٹوٹ پڑتا ہے۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مرکز کی طرف سے وہاں ڈی سی کو ملنے گئے تو ان کے ساتھ زبردست بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ گالیاں نکالیں کہ تم سرگودھا سے یہاں کیا لینے آئے ہو۔ چک کے مسلمانوں کے ساتھ رویّہ بھی نامناسب ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے ڈی سی پر زبردست دباؤ ہے وہ ہر حال میں مسلمانوں کو دبانے کی کوشش کر رہا ہے۔

دریں حالات نگران وزیر اعظم جتوئی، وزیر اعلیٰ پنجاب مسلمانوں کے حالات پر رحم کھائیں اور امریکہ کے قونصلیٹ جو اس مسئلہ میں انتہائی دلچسپی کا مظاہرہ کر رہا ہے اس کو حقائق سے آگاہ کریں اور اگر مقامی انتظامیہ نے اسی طرح ڈکٹیٹر شپ کا ثبوت دیا اور حالات کو نظر انداز کرتے رہے تو ایک تحریک چل سکتی ہے اور یہی کچھ قادیانی چاہتے ہیں اور ہمیشہ سے ان کا وطیرہ رہا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ حکومت پنجاب خصوصی دلچسپی لیکر حالات کو بگاڑنے سے روکے گی اور جانبداری کا مظاہرہ نہ کرے گی۔

# تاجدارِ ختمِ نبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاداتِ مبارکہ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحی عارفی قدس سرہٗ

**آپؐ کی نشست** :۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ چار زانو بھی بیٹھتے تھے اور بعض اوقات گھٹنوں کو بغل میں ہاتھ دے کر بیٹھ جاتے اور ان کا کہنا ہے کہ میں نے آپؐ کو بائیں کروٹ پر ایک تکیہ کا سہارا لگائے ہوئے بیٹھے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپؐ کو چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے (دایاں پاؤں بائیں پر) (الادب المفرد)

**اندازِ رفتار** (روایات از حسن اجتماع علیہم)

آپؐ چلنے کے لئے قدم اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اکھڑ تا تھا اور قدم اس طرح رکھتے کہ آگے جھک پڑتا اور تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے۔ چلنے میں ایسا معلوم ہوتا گویا کسی بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی کروٹ کی طرف کی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پورے پھر کر دیکھتے (یعنی کن انکھیوں سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) نگاہ نیچی رکھتے۔ آسمان کی طرف نگاہ کرنے کی بہ نسبت زمین کی طرف آپ کی نگاہ زیادہ رہتی۔ عموماً عادت آپؐ کی گوشۂ چشم سے دیکھنے کی تھی (مطلب یہ کہ غایت حیا سے پورا سر اٹھا کر نگاہ بھر کر نہ دیکھتے) اپنے اصحاب کو چلنے میں آگے کر دیتے جس سے ملتے تو پہلے سلام فرماتے۔ (نشر الطیب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نیچے وادیوں میں اترتے تو تسبیح کہتے۔ (زاد المعاد)

**تبسم** : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

بلکہ آپ محض تبسم ہی فرماتے کسی ہنسی کی بات پر آپ صرف مسکرا ہی دیتے۔ (زاد المعاد)

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرنے والا نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو تبسم فرماتے (یعنی خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

**آپؐ کا گریہ** ہنسنے کی طرح آپؐ کا رونا بھی ایسا ہی تھا کہ جس میں آواز پیدا نہ ہوتی۔ گریہ کے وقت اتنا فرق

ہوتا کہ آپؐ کی آنکھیں ڈبڈبا جاتیں۔ اور آنسو بہہ جاتے اور سینہ سے رونے کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دیتی۔ کبھی تو میت پر رحمت کے باعث رو دیتے کبھی امت پر ترس اور خطرات کے باعث، کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے اور کبھی کلام اللہ سنتے سنتے رو پڑتے۔ یہ آنسو کا رونا محبت و اشتیاق اور اللہ تعالیٰ کے جلال و خشیت کی وجہ سے ہوتا (زاد المعاد)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاح مبارک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں گو وقار، سنجیدگی اور متانت کی فضا ہر وقت قائم رہتی۔ یہاں تک کہ خود صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت میں ایسے باادب و باتمکین ہو کر بیٹھتے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ادنیٰ سی حرکت سے اڑ جائیں گے۔ مگر پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت طبعی کی جھلک ان متبرک صحبتوں کو خوشگوار بناتی رہتی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک طرف نبی مرسل کی حیثیت سے احترام رسالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وعظ و تلقین میں مصروف رہتے تو آپؐ دوسری طرف کا ساتھ ایک بے تکلف دوست اور ایک خوش مزاج ساتھی کی حیثیت سے بھی میل جول رکھتے۔ اگر زیادہ اوقات میں آپؐ کی مجلس ایک دینی درس گاہ اور تعلیمی ادارہ بنی رہتی تو کچھ دیر کے لئے خوش طبعی مہذب دوستوں کی بیٹھک بن جاتی جس میں ظرافت کی باتیں بھی ہوتیں۔ گھربار کے روزانہ کے قصے بھی بیان ہوتے۔ غرضیکہ بے تکلفی سے آپؐ صحابہ سے اور صحابہ آپس میں گفتگو کرتے اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کی ظرافت کس طرح کی تھی۔ اس تشریح کی یوں ضرورت ہے کہ بہت سے کاموں میں ہمارے غلط عمل سے ہمارے نظریات بدل چکے ہیں یہ تخیل کہاں سے کہاں چلا گیا؟ ہر معاملہ میں اعتدال کھو بیٹھے ہیں اگر ہم سنجیدہ اور متین بنتے ہیں تو اتنے کہ خوش طبعی ہم سے کوسوں دور چلی جاتی ہے اور اگر خوش طبع بنتے ہیں تو اس قدر کہ تہذیب ہم سے کوسوں دور رہتی ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ہمیں ایک خاص معیار اپنے سامنے رکھنا ہے آپؐ کی ظرافت کی تعریف آپؐ کی ہی زبان مبارک سے سن لیجئے۔ صحابہ کرامؓ نے آپ سے تعجب سے پوچھا کہ آپ بھی مذاق کرتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں بے شک مگر میرا مذاق سراسر سچائی اور حق ہے۔ (شمائل نبوی)

اس کے مقابلہ میں ہمارا آج کل کا وہ مذاق ہے جس میں جھوٹ، غیبت، بہتان، طعن و تشنیع اور بیجا مبالغوں سے پورا پورا کام لیا گیا ہو۔

اس کے بعد اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظرافت کے چند واقعات قلم بند کرتا ہوں کہ جن کے تحت ہم ظرافت کا صحیح تخیل قائم کر سکیں اسی طرح اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کی بچوں کے ساتھ محبت میں بھی کچھ صرف وہ واقعات ہی بیان کرنا ہیں جن سے ہمیں یہ اندازہ ہو سکے گا کہ آپؐ کا بچوں کے ساتھ محبت کا کیا طریقہ تھا۔

ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواری کے لئے درخواست کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ وہ شخص حیران ہوا کیونکہ اونٹنی کا بچہ سواری کا کام کب دے سکتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ میں اونٹنی کے بچہ کا کیا کروں گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔

(شمائل نبوی)

ایک مرتبہ ایک بڑھیا خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت نصیب کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ یہ فرما کر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بڑھیا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سنتے ہی زارو قطار رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے آپؐ نے فرمایا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی یہ بڑھیا رو رہی ہے آپؐ نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں جائیں گی مگر جوان ہو کر۔ (شمائل نبوی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دیہاتی زاہر نامی دوست تھے جو اکثر آپ کو ہدیے بھیجا کرتے تھے ایک روز بازار میں وہ اپنی کوئی چیز بیچ رہے تھے اتفاق سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گذرے، ان کو دیکھا تو بطور خوش طبعی چپکے سے پیچھے سے جا کر ان کو گود میں اٹھا لیا اور بطور ظرافت آواز لگائی کہ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ زاہرؓ نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کون ہے؟ مڑ کر دیکھا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت زاہر نے کہا کہ "یا رسول اللہ مجھ جیسے غلام کو جو خریدے گا نقصان اٹھائے گا۔

(شمائل نبوی)

## بچوں کی خوش طبعی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر بہت شفقت فرماتے ان سے محبت کرتے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے، ان کو پیار کرتے، اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے۔ بچے قریب آتے تو ان کو گود میں لیتے بڑی محبت سے ان کو کھلاتے۔ کبھی بچہ کے سامنے اپنی زبان مبارک نکالتے۔ بچہ خوش ہوتا اور بہلتا کبھی لیٹے ہوتے تو اپنے قدموں کے اندر کے تلووں پر بچہ کو بٹھا لیتے اور کبھی سینۂ اطہر پر بچہ کو بٹھا لیتے۔

اگر کئی بچے ایک جگہ جمع ہوتے تو آپؐ ان کو ایک قطار میں کھڑا کر دیتے اور آپؐ اپنے دونوں بازؤں کو پھیلا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے، تم سب دوڑ کر ہمارے پاس آؤ جو سب سے پہلے ہم کو چھولے گا ہم اس کو یہ اور یہ دیں گے۔ بچے بھاگ کر آپؐ کے پاس آتے کوئی آپؐ کے پیٹ پر گرتا کوئی سینۂ اطہر پر آپؐ ان کو سینہ مبارک لگاتے اور پیار کرتے۔ (خصائل نبوی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بچوں سے قریب ہو کر گذرتے تو ان کو خود السلام علیکم فرماتے اور ان کے سر پر ہاتھ رکھتے اور چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھا لیتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی ماں کو دیکھتے کہ اپنے بچے سے پیار کر رہی ہے تو بہت متاثر ہوتے کبھی ماؤں کی بچوں سے محبت کا ذکر آتا تو فرماتے اللہ تعالیٰ جس شخص کو اولاد دے اور وہ اس سے محبت کرے اور اس کا حق بجا لائے تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں نہایت شفقت سے اپنے آگے یا پیچھے سواری پر بٹھا لیتے تھے۔

بچے بھی آپؐ سے بڑی محبت کرتے تھے جہاں آپؐ کو دیکھا لپک کر آپ کے پاس پہنچ گئے آپؐ ایک ایک کو گود میں اٹھاتے پیار کرتے اور کوئی کھانے کی چیز عنایت کرتے کبھی کھجوریں، کبھی تازہ پھل اور کبھی کوئی اور چیز۔

نماز کے وقت مقتدی عورتوں میں سے کسی کا بچہ روتا تو آپ نماز مختصر کر دیتے تاکہ بچے کی ماں بے چین نہ ہو۔

(خصائل نبوی)

## اشعار سے دلچسپی

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سو مجلسوں سے زیادہ بیٹھا ہوں جن میں صحابہؓ اشعار پڑھتے تھے اور اور جاہلیت کے زمانے کے قصے نقل فرماتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو روکتے نہ تھے۔ خاموشی سے سنتے تھے بلکہ کبھی کبھی ان کے ساتھ ہنسنے میں شرکت فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت شریدؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر آپؐ کے پیچھے بیٹھا تھا اس وقت میں نے آپؐ کو امیہ کے سو شعر سنائے ہر شعر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اور سناؤ۔ اخیر میں آپؐ نے فرمایا کہ اس کا اسلام لے آنا بہت قریب تھا۔

(شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابتؓ کے لئے مسجد میں منبر رکھا کرتے تھے تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مفاخرہ کریں یعنی آپ کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں یا رسول اللہ کی طرف سے مدافعت کریں یعنی کفار کے الزامات کا جواب دیں اور آپ یہ بھی دعا فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ جل شانہ روح القدس سے حسانؓ کی امداد فرمائے جب تک


عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر اے - ۹۱ - صرافہ

میٹھادر کراچی فون - ۲۷۵۵۷۰۳

وہ دین کی امداد کرتے ہیں (شمائل ترمذی)

## خواب پوچھنے کا معمول

آپ کی عادت طیبہ تھی کہ صبح کی نماز کے بعد چار زانو بیٹھ جاتے اور لوگوں سے ان کے خواب پوچھتے جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ کہتا خواب سننے سے پہلے یہ الفاظ ارشاد فرماتے:

خیراً تلقاہ وشراً توقاہ خیر لنا وشر لاعدائنا والحمد للہ رب العالمین ۰

ترجمہ: خیر کا سامنا کرو اور شر سے بچو اور (یہ خواب) ہمارے واسطے بہتر ہو اور ہمارے دشمنوں کے لئے شر ہو اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں بعد میں آپ نے یہ معمول ترک فرما دیا تھا۔ (زاد المعاد، شمائل ترمذی)

## سیدھے اور الٹے ہاتھ سے کام لینا

علاوہ ایسے کاموں کے جن میں غلاظت کی صفائی کو دخل ہوتا اور ہاتھ میں نجاست لگنے کا خوف ہوتا مثلاً ناک صاف کرنا، استنجا کرنا، جوتا اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ باقی تمام کام داہنے ہاتھ سے انجام دینا پسند فرماتے، اسی طرح جب آپ کسی کو کوئی چیز دیتے تو سیدھے ہاتھ سے دیتے اور اگر چیز لیتے تو سیدھے ہاتھ سے لیتے۔

(زاد المعاد، شمائل ترمذی)

## پیغام پر سلام کا جواب

جب کسی کا سلام آپ کو پہنچتا تو سلام پہنچانے والے کے ساتھ سلام لانے والے کو بھی سلام کا جواب دیتے اور اس طرح فرماتے۔ علیک وعلی فلان السلام۔

(شمائل ترمذی)

## خط لکھوانے کا انداز

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت طیبہ خط لکھوانے کے متعلق یہ تھی کہ بسم اللہ کے بعد مرسل کا نام لکھواتے اور پھر مرسل الیہ کا نام لکھواتے اس کے بعد خط کا مضمون لکھواتے۔

## تفریح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغات کی تفریح کو پسند فرماتے اور کبھی کبھی تفریح کے لئے باغات میں تشریف لے جاتے۔

## تیرنے کا شوق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی تیرنے کا شوق فرماتے۔ (شمائل نبوی)

# عرب کے ظلمت کدہ میں وحی الٰہی کی پہلی کرن

از: محمد حسین ہزاروی

اعلانِ نبوت کے وقت دنیا کا ہر گوشہ ظلمت کدہ بنا ہوا تھا۔ اور آپ دیکھ چکے ہیں کہ مکہ مکرمہ جو کعبہ کی عظمت کی وجہ سے تمام اہل عرب کا مرکز تھا۔ وہی شرک اور اس سے پیدا ہونے والی تمام برائیوں کا مرکز تھا۔ ایسے حالات میں ایک اعلیٰ دماغ کا سوچنا اور فکر میں پڑنا ناگزیر تھا اور آپ کو اسی جذبہ نے انتہائی یکسوئی پر آمادہ کر دیا چنانچہ مؤرخین کے بیان کے مطابق رمضان شریف کا پورا مہینہ مکہ مکرمہ سے باہر تقریباً ڈھائی تین فرلانگ کے فاصلے پر حرا کے ایک غار میں گزارنے کے لیے کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے اور ضرورت پڑتی تو عارضی طور پر گھر تشریف لے آتے۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے خورد و نوش کا سامان وہیں بھیج دیتیں۔ اس زمانے میں بھی آپ کا یہ معمول تھا کہ اگر کوئی مسافر ادھر سے گزرتا تو آپ اپنے توشہ میں اس کو بھی شریک فرماتے۔

یہ سلسلہ برسوں جاری رہا محویت بڑھ گئی یہاں تک کہ آپ کی عمر شریف چالیس برس کی ہوئی تو یکایک غار میں تیز روشنی نمودار ہوئی اور حضرت جبرائیل امین ؑ نازل ہوئے اور عرض کیا، ترجمہ: "پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے انسان کو پیدا کیا جمے ہوئے خون سے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ حضرت جبرائیل امین ؑ نے پھر عرض کیا۔ پڑھیے آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا حضرت جبرائیل امین ؑ نے آپ کو پھر فرمایا۔ پڑھیے۔ تو پھر آپ کی زبان پر الفاظ جاری ہو گئے۔

## وحی الٰہی کی پہلی کرن

قرآن کے متعلق خود اللہ کا اعلان یہ ہے:

ترجمہ: "اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ پہاڑ کانپنے لگتا اور اللہ کے خوف سے پھٹ جاتا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول قرآن کے وقت ایسا ہوا حضرت جبرائیل امین ؑ کے جانے کے بعد آپ بید لرزاں کی طرح کانپ رہے تھے، افتاں و خیزاں واپس تشریف لائے تو جاڑا سا چڑھا آ رہا تھا مگر آتے ہی ام المومنین حضرت خدیجہ نے آپ کو کمبل اوڑھایا، سردی کم ہوئی تو آپ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو پوری روئیداد سنائی اور ارشاد فرمایا: میں اب جانبر نہ ہو سکوں گا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ آپ کی خدا حفاظت کرے گا، آپ اس مخلوق کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، عاجز و درماندہ کی خبر گیری کرتے ہیں اور آفات و مصائب میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں مجھے تو یہ کسی عظیم المرتبت نعمت کے ملنے کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا، اس بارے میں آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے جاتی ہوں جو تورات اور انجیل کے بہت بڑے عالم ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس واقعہ کی تشریح و تعبیر یقیناً بیان کر دیں گے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کو وہاں لے گئیں آپ نے ساری روئیداد سنائی، تو ورقہ بن نوفل مسرت سے کھل اٹھے، آپ گھبرائیے نہیں، یہ وہی ناموس اکبر ہے جو حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ پر نازل ہوا تھا۔ آپ کو تاج نبوت عطا ہوا ہے اور کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکل جانے پر مجبور کر دے گی۔

کیا میری قوم مجھے وطن سے نکال دے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت سے استفسار کیا، ورقہ بن نوفل نے کہا کہ یقیناً

کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے کہ اعلانِ نبوت اور تبلیغ دینِ حق کے بعد قوم اس کی دشمن نہ بن گئی ہو اور اگر اس وقت تک میں زندہ رہا تو یقیناً تمہاری ایسی مدد کروں گا جو مؤثر ہوگی۔

اس خوف و دہشت کے باوجود نورِ الٰہی اور کلامِ الٰہی میں وہ لطف و کیف تھا کہ طبیعت بے اختیار اس کے حصول کیلئے مضطرب و متجسس تھی چنانچہ آپ بار بار وہاں تشریف لیجاتے غارِ حرا میں دیر تک قیام فرماتے لیکن اس نورِ تجلّیٔ الٰہی کا نظارہ نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ آپؐ اُداس ہوجاتے یہ اداسی بڑھتی اور آپؐ کی دل برداشتگی کا یہ عالم ہوجاتا کہ آپؐ پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر چڑھ جاتے اور اس جوش میں آپؐ کی یہ خواہش ہوتی کہ خود کو پہاڑ سے گرا دیں کہ ناگاہ جبریل امینؑ نمودار ہوتے اور عرض کرتے یا محمد انک رسول اللہ حقاً ایسے موقعوں پر ہر بار ایسا ہی ہوا جس سے آپؐ کو تسکین ہوجاتی تھی یہاں تک کہ وحی کا نزول متواتر اور مسلسل ہوگیا، اور خدا نے آپؐ کو دعوتِ تبلیغ دینِ حق کے حکم سے سرفراز فرمایا۔

## حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا اسلام

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنی شریکِ حیات محرمِ راز حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضہ کو دعوتِ اسلام دی اور انہوں نے ذرا تامل نہ کیا اسی لمحہ آپؐ کی دعوت کو قبول کر لیا اور کلمۂ اسلام پڑھ کر امت کی سب سے پہلی مسلمان بنی کہ ان کے نزدیک آپؐ کی ذات بے عیب تھی اس لیے جب انہوں نے اس وقت تک پوری زندگی میں کوئی غلط بات آپؐ سے نہیں سُنی تھی تو عقلِ سلیم کا بھی تقاضا تھا کہ وہ اعلانِ نبوت کی بھی تصدیق کرتیں اور یہ بات جہاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضہ کی سلامتیٔ طبع کا اظہار ہے وہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منفرد و یکتا بلند کردار کردار کا ایسا بیّن ثبوت ہے جس سے ادیان و ملل کی پوری تاریخ محروم ہے۔

بات یہیں پر ختم نہیں ہوجاتی جتنے بھی افراد آپؐ سے قریبی تعلق رکھتے تھے سب نے اعلان سنتے ہی آپؐ کی تصدیق کردی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضہ حضرت علی مرتضیٰ رضہ اور حضرت زید بن حارثہ رضہ کا اسلام لانا جناب ابوطالب سردارِ مکہ ضرور تھے لیکن ان کی مالی حالت اچھی نہ تھی اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت سے پہلے اپنے زمانۂ تجارت میں حضرت عباسؓ سے فرمایا تھا کہ عم محترم کی مالی حالت اچھی نہیں ان کے مصارف کا بار کم کرنے کے لیے یہ مناسب ہے کہ میں علیؓ کی اور تم عقیل کی کفالت کا ذمہ لے لو۔ چنانچہ حضرت عباسؓ کے پاس حضرت عقیل چلے گئے اور حضرت علی رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانۂ مبارک میں تشریف لے آئے اس طرح حضرت علی رضہ بھی آپؐ کی زندگی کے تمام پہلوؤں سے آشنا تھے اس لیے صادق و مصدوق علیہ السلام کی زبان سے دعوتِ حق سننے کے بعد کسی تامل و انکار کی کیا گنجائش تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضہ آپؐ کے مخلص دوست تھے کہ نہایت ذی ہوش اور دور اندیش صاحب الرائے، دولتمند اور بااثر حضرات میں سے ایک تھے۔ آپؐ کی تبلیغ سے پہلی مرتبہ مشرف بہ اسلام ہوئے اور پھر آپ کی مخلصانہ کوشش سے حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور مکہ کے دوسرے گرامی قدر، بااثر دولتمند اور اربابِ تدبر و سیاست حضرات نے اپنے دلوں کو ایمان کی روشنی سے منور کیا۔

اس طرح اسلام تین سال تک خاموش تبلیغ کے ساتھ پھیلتا رہا اور اس کی بنیاد استوار ہوگئی کہ وہ صفحات کے بعد سے جس پر اسلام کی عظیم و رفیع عمارت بنی شروع ہوئی اور عمل رنگ

باقی صفحہ ۲۰ پر

# اجتماعی کھانے کے آداب

اخذ و ترتیب: منظور احمد الحسینی

(۱) اگر مجمع میں کوئی شخص عمر میں بڑا ہونے یا دیگر فضائل کی وجہ سے مقدم ہو تو پہلے کھانا اس سے شروع کرایا جائے۔ خود شروع نہ کرے لیکن اگر خود پیشوا اور مقتدا ہو اور کھانا لگ چکا ہو اور سب لوگ کھانے پر جمع ہوں تو لوگوں کو زیادہ انتظار میں نہ رکھے اور شروع کردے۔

(۲) کھانے کے وقت خاموش نہ رہیں، یہ عجمیوں کی عادت ہے، عمدہ حکایتیں اور صلحاء کی حکایتیں وغیرہ کہتے رہیں۔

(۳) کھانا کھانے میں ساتھی کا خیال کرکے کہ یہ زیادہ کھائے میں زیادہ سے کم کھاؤں، کھجور یا خربوزہ کی قاش اس قسم کی چیزیں ہوں تو ایک ایک اٹھائے اگر ساتھی والا کم کھائے تو اس کو کھانے کی ترغیب دے اور کہے اور کھاؤ۔ تین دفعہ سے زیادہ نہ کہے۔

(۴) اس طرح کھائے کہ ساتھی کو یہ کہنے کی ضرورت نہ پڑے کہ کھاؤ۔

(۵) ہاتھوں کو طشت میں دھونے کا مضائقہ نہیں اگر تنہا کھائے تو طشت میں تھوکنے کا اختیار ہے۔ مگر مجمع میں ایسا نہیں کرنا چاہیے پھر اس میں مزید آداب یہ ہیں طشت کو پہلے مقتدا اور پیشوا کے سامنے کیا جاتے نیز اگر کوئی اپنی طرف سے ہٹا کر پہلے دوسرے کی طرف کردے تو منظور کرلینا۔ تیسرا داہنی طرف کا دور رکھنا اگر آدمی زیادہ ہوں تو مل کر بھی ہاتھ دھو سکتے ہیں ہر شخص کے ہاتھ دھونے پر طشت کا پانی نہ گرایا جائے بلکہ جمع ہونے پر گرایا جائے۔ ہاتھ دھلانے والا کھڑا ہو تو اس میں آسانی ہوتی ہے کلی اور ہاتھ کے پانی کو طشت میں آہستہ ڈالا جائے تاکہ لوگ چھینٹے سے بچیں اور فرش پر بھی نہ گرے اور چاہیے کہ مہمان کے ہاتھ میزبان خود ہی دھلائے۔

(۶) نیچی نگاہ کرکے اپنے کھانے میں مشغول رہے کھانے کے دوران ساتھیوں کو نہ تاکے نہ ان کے کھانے کو دیکھے، ساتھ کھانے والوں سے پہلے اپنا ہاتھ نہ روکے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے یہاں تک کہ وہ سیر ہوجائیں۔ اگر اپنی خوراک کم ہو تو شروع میں تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے یہاں تک کہ جب خوب کھا چکیں تو آخر میں ان کے ساتھ بقدر بھوک کھالیوے۔

(۷) جو بات دوسرے کو بُری معلوم ہو اس کو نہ کرے مثلاً پیالہ میں ہاتھ نہ جھاڑے اور نہ لقمہ لیتے وقت اس پر اپنا منہ جھکا دے اور جب منہ سے کوئی چیز نکالنی ہو تو کھانے کی طرف سے منہ پھیر کر بائیں ہاتھ میں نکالے اور چکنائی کا لقمہ سرکہ میں نہ ڈالے اور نہ سرکہ کو چکنائی میں، یہ بھی بعض بُرا مانتے ہیں اور جو ٹکڑا دانت سے کترا ہو اس کو شوربہ اور سرکہ میں نہ ڈالے اور نہ ایسی باتیں کرے جس سے گھن آئے۔

(ماخوذ از احیاء العلوم)

# کراماتِ امیر المؤمنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از: مولانا محمد نور الحق خطیب مدنی مسجد بریڈفورڈ

یہ امر نصوص قطعیہ و نص نبویہ سے یقیناً ثابت ہو چکا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمام امت محمدیہ سے افضل ہیں اور اہل تحقیق کا اس امر پر اجماع ہے کہ کوئی ولی اگرچہ وہ اعلیٰ رتبے پر فائز ہو کسی ادنیٰ صحابی کے رتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور یہ برکت ہے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت کی کہ وہ صحبت مبارکہ کہاں سے آوے جس سے اولیاء کو صحابہ کا درجہ حاصل ہو

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

مگر باوجود اس کے اس زمانہ میں اکثر عوام کو دیکھا جاتا ہے کہ جس قدر اعتقاد ان کو پچھلے صلحاء اور اولیاء کے ساتھ ہے اس کا نصف بھی صحابہ کرام سے نہیں یہاں تک نوبت کر گیا اس کی وجہ یہ سمجھ میں آئی کہ ان لوگوں نے کمال کو کرامات و خوارق عادات میں منحصر سمجھ لیا ہے اور حضرات صحابہ کرام کی کرامتیں کم منقول ہیں اس وجہ سے ان حضرات کو اس درجہ کا صاحب کمال نہ سمجھا کہ جس درجہ کے وہ حضرات باکمال تھے اس لئے اعتقاد میں بھی کمی ہوئی۔

## کرامت

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی ان کے ذریعے سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو کہ عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظہور حق ہے محققین صوفیہ کی تشریح سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ کمال حقیقی اور چیز ہے کشف اور کرامت کی اس کے روبرو کچھ حقیقت نہیں اور وہ چیز استقامت علی الدین ہے اور صحابہ کرام کا شریعت ظاہرہ اور طریقت باطنہ اور احوال رضیہ میں مستقیم ہونا اظہر من الشمس ہے کسی کو معلوم نہیں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ

ترجمہ: یعنی بے شبہ بڑی کرامت و عظمت والا تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے معلوم ہوا کہ مدار فقط تقویٰ ہے۔

قارئین چند کرامات سیدنا فاروق اعظمؓ کی پڑھنے سے حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی شخصیت اور ان کی روحانی بصیرت آشکارا اور نمایاں ہوگی اور یہ حقیقت بخوبی ذہن نشین ہوگی کہ جناب فخر کونین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صحبت و مجلس کے صدقہ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ بے شمار صفات و خصوصیات و کرامات سے سرفراز ہوئے

(۱) حافظ الحدیث ابوالشیخ نے کتاب العظمۃ میں قیس بن حجاج کے ذریعہ بیان کنندہ سے روایت کی ہے کہ مصر فتح ہونے کے بعد عجمی مہینوں کی پہلی تاریخ کو ایک وفد نے رئیس مملکت مصر حضرت عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔

اے امیر المومنین ہمارا ایک اصول ہے اور جب تک اس کی تکمیل نہ کر دی جائے ہمارے اس دریائے نیل میں روانی نہیں آتی حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا بتاؤ تو تمہارا معمول کیا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارا سالانہ دستور یہ ہے کہ ہر سال ایک کنواری نوجوان لڑکی کو جو اپنے والدین کی اکلوتی ہوتی ہے اس کے والدین کو راضی کر لیتے ہیں اور پھر اس کو نہلا دھلا کر اس کو اچھے اچھے کپڑے اور عمدہ سے عمدہ زیورات پہنا کر اور خوب سجا کر دریائے نیل کی نذر کر دیتے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص نے یہ سب کچھ سن کر فرمایا یہ سب ایام جاہلیت کے رسوم ہیں اور خدا کی قسم اسلام کے عہد میں تو ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اسلام نے زمانہ جاہلیت کی تمام رسوم کو ختم کر دیا ہے۔ چنانچہ مصری خاموش ہو گئے اور اس سال نذر لڑکیوں کو اس طرح ڈبونے کی رسم ادا نہ ہونے سے دریائے نیل کی روانی رک رہی دریا کی روانی کو بند دیکھ کر لوگوں نے ترک وطن کا ارادہ کیا حضرت عمرو بن العاص نے ان تمام حالات کی امیر المومنین حضرت فاروق اعظمؓ کو اطلاع دی جنہوں نے جواب میں لکھا کہ اے عمرو بن العاص تم نے جو کچھ کیا درست کیا اور تمہاری رائے بالکل ٹھیک ہے اسلام نے رسوم سابقہ کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے نیز اپنے مکتوب گرامی میں ایک علیحدہ پرچہ رکھ کر حضرت عمرو بن العاص کو لکھا کہ تمہارے موصولہ خط میں ہم ایک علیحدہ پرچہ بھیج رہے ہیں اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا پس عمرو بن العاص نے اپنے موصولہ خط میں اس علیحدہ پرچہ کو پڑھا جس میں مرقوم تھا از طرف عبداللہ عمر امیر المومنین بنام نیل مصر۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد اگر تو اپنے اختیار اور خود بہتا ہے تو مت بہہ اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو رواں کرتے ہیں تو خداوند کریم واحد و قہار سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھ کو رواں کر دے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن العاص نے ستارہ صلیب نکلنے سے ایک دن پہلے رات کے وقت اس حکم نامہ کو دریائے نیل میں ڈال دیا دوسرے دن صبح کو لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی رات میں سولہ گز اونچا پانی دریائے نیل میں اللہ تعالیٰ نے جاری فرما کر رومی ڈوبانے کے دستور قدیم کو اہالیان مصر سے ہمیشہ کے لئے مسدود و منقطع کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس سے دنیا کی ہر چیز ڈرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی شخصیت کی سب پر حکومت ہوتی ہے۔ " تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۱۔

(۲) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فاروق اعظمؓ نے جناب ساریہ کی قیادت میں جہاد کی غرض سے ایک لشکر روانہ فرمایا تھا حضرت فاروق اعظمؓ ایک دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اپنے اسلامی لشکر کے دوران میں فرمانے لگے اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہٹ جا آپؓ نے تین دفعہ اسی طرح فرمایا کیونکہ پہاڑ کی طرف ہٹ جانے سے مسلمانوں کے غالب ہو جانے کی امید تھی۔ جب تھوڑے دنوں کے بعد اس فوج کا قاصد آیا تو فاروق اعظمؓ نے اس سے

دراز کا حال پوچھا تو اس نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین ایک دن شکست کھانے ہی والے تھے کہ ہمیں ایک آواز سنائی دی جیسے کوئی پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہٹ جا اس آواز کو ہم نے تین مرتبہ سنا اور ہم نے پہاڑ کی طرف پیٹھ کر کے سہارا لیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین کو شکست فاش دی۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے فاروق اعظمؓ سے کہا جبھی تو آپ جمعہ کے دن خطبہ کے درمیان اس کے لئے چیختے تھے اور یہ پہاڑ جہاں جناب ساریہ اور ان کی فوج تھی مشرق کے شہر نہاوند میں تھا۔

ابن حجرؒ نے اس روایت کو معتبر قرار دیا ہے۔

حضرت امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ سرورِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلی امتوں میں ایسے لوگ تھے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باتیں القاء کی جاتی تھیں یعنی انہیں الہام ہوتا تھا اور میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔ نیز علامہ طبرانیؒ نے کتاب اوسط میں جناب ابوسعید خدریؓ کے ذریعہ ایک یہی مرفوع حدیث کے ذریعہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب امت پر کوئی نبی بھیجا تو اس امت میں کوئی نہ کوئی ملہم ضرور ہوتا تھا یعنی اس نبی کی آمد سے قبل اس امت میں ایسی شخصیت ضرور ہوتی تھی جس پر پروردگار الہام فرماتے رہتے تھے اور اگر ان الہامات الٰہی سے سرفراز ہونے والا کوئی شخص میری امت میں ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔ صحابہ کرام کے استفسار پر محدث ملہم کی کیفیت کیا ہوتی ہے رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا اس کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں یعنی اس شخص ملہم کی کیفیت ہوتی ہے کہ فرشتے اس سے جو کچھ کہتے ہیں وہ فرشتوں کی کہی ہوئی باتوں کو انسانوں سے کہہ دیتا ہے اور کوئی بات اپنی طرف سے کمی بیشی بھی نہیں کرتا۔ اس حدیث کی سند احسن یعنی معتبر ہے۔

ان دونوں حدیثوں میں حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کا صاحب الہام ہونا آپ کی کرامت کو ظاہر کرتا ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۸۵)

(۴) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت کیا۔ اس نے جمرہ (یعنی چنگاری) کہا پھر آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ کا نام؟ اس نے جواب دیا ابن شہاب (یعنی شعلہ) پھر آپؓ نے فرمایا بودوباش کی جگہ کہاں ہے اس نے جواب دیا حرہ (یعنی گرمی) پھر آپؓ نے پوچھا تم کس قبیلہ کے فرد ہو اس نے کہا حرقہ (یعنی شورش) اور دوبارہ دریافت کرنے پر کہ گھر کس حصہ میں سکونت پذیر ہو اس شخص نے کہا ذات لظی (یعنی شعلہ والا) میں۔ اس پر حضرت فاروق اعظمؓ نے ارشاد فرمایا جا اپنے کنبے کی خبر لے کہ وہ سب جل کر سوختہ ہو گئے چنانچہ اس آدمی نے لوٹ کر اپنے قبیلہ والوں کو سوختہ سامان پایا۔

اس تاریخی واقعہ کو ابوالقاسم بن بشران نے فوائد میں اور جناب مالکؒ نے بروایت یحییٰ بن سعید موطا میں اور ابن درید نے اخبار مشہورہ میں اور ابن کلبی نے جامع میں بیان کیا ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۹۰)

(۵) جناب ابن عساکرؒ نے حضرت طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص تھا جو دوران گفتگو میں حضرت عمرؓ سے جب کوئی خاص جھوٹی بات کہتا تو آپؓ فرماتے اس بات کو یاد رکھ۔ پھر باتیں کرنے لگتا اور پھر جب کوئی جھوٹ بات کہتا تو آپؓ اس کو ٹوک کر فرماتے اس بات کو بھی یاد رکھ۔ آخرکار اس شخص نے حضرت فاروق اعظمؓ سے کہا کہ میری تمام گفتگو میں جہاں جہاں ٹوک کر آپؓ نے اس بات کو یاد رکھنا فرمایا ہے بس یہ باتیں جھوٹی ہیں اور باقی پوری باتیں ٹھیک اور سچی ہیں حافظ ابن حجرؒ جناب ابن عساکرؒ نے حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں جھوٹ کا پہچاننا حضرت عمر بن خطاب کا حق تھا ہر جھوٹی بات کو پہچان لینا یہ آپؓ کا سچا ادراک بلکہ درحقیقت کشف فراست تھا جو

خرق عادت ہے اور آپ کی کرامتوں کا مظہر ہوا۔

(تاریخ الخلفاء ص ۹۰)

(۶) علامہ بیہقی نے کتاب دلائل میں بروایت ابی ہدیہ حمصی بیان کیا ہے کہ عراقیوں نے اپنے حاکم اعلیٰ کو سنگسار کرنے کی خبر حضرت عمرؓ کو پہنچی تو ان کی یہ نازیبا حرکت سن کر آپؓ کو غصہ آیا اور آپؓ نے نماز ادا فرمائی جس میں آپؓ کو سجدہ سہو لازمی ہو گیا آپؓ نے نماز ختم کرنے کے بعد دعا کی کہ اے اللہ ان ظالم عراقیوں نے مجھے شبہ میں ڈال دیا ہے جس سے میری نماز میں سہو ہو گیا اے پروردگار تو ان کو بھی شبہ میں ڈال دے اور غلام ثقفی کی حکومت کو ان پر جلد سے مسلط کر دے تاکہ ان پر زمانہ جاہلیت جیسی حکومت نظر آئے نیک و بد کی مطلق تمیز نہ کرنے والی رعایا پر حکومت اپنا حکم چلائے اور ان کی برائیوں سے درگذر کر کے ان کی اچھائیوں کو شرف قبول بھی نہ دے۔ علامہ کہتے ہیں کہ اس نئی حکومت سے حضرت فاروق اعظمؓ کی مراد حجاج سے تھی لیکن ابن لہیعہ کا بیان ہے کہ حجاج اس تاریخ تک پیدا نہیں ہوا تھا حضرت فاروق اعظمؓ کا ضرر کی حالت میں ان ظالم عراقیوں کے لئے بددعا کرنا جس سے بددعا کا غالب گمان واضح ہے کہ یہ بددعا اصل دعویٰ اور مقابلہ کے عنوان اور طریق پر ہے اور اس صورت میں اس قسم کی دعا کرنا درست اور جائز ہے اور کھلی ہوئی بات ہے کہ آپ کی ہر دعا قبول ہونا خرق عادت اور کرامت ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۹۰)

(۷) حضرت حاکمؒ نے مالک بن دینارؒ سے روایت کی ہے کہ جس وقت حضرت عمرؓ مقتول ہوئے تو جبل تبالہ سے یہ آواز آئی اسلام سے محبت رکھنے والے کو اسلام کی حالت پر رونا چاہیے لیکن اسلامی زمانہ اگرچہ پرانا نہیں ہوا لیکن اہل اسلام ہٹ گئے اور مسلمانوں میں ضعف نمودار ہو گیا۔ دنیا کی اچھائیوں اور دنیا والوں نے اسلام سے منہ موڑ لیا اور جس کو موت کا یقین ہے وہ تو اس دنیا میں طول اور رنجیدہ ہی رہتا ہے کیونکہ دنیاوی نعمتیں فنا ہونے والی ہوتی ہیں اور آخرت میں حشر و نشر اور ... پیش آنے والی ہے اس لئے اس دنیا میں عقلمندوں کو ... جاہد جس کو بیت اور سکھ کا نام دیا گیا ہے ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا جنات کی گریہ وزاری اور ان کے آہ و بکا کا سنا جانا نہ صرف عجیب و غریب امر ہے بلکہ یہ بات خوارق عادت میں داخل ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۹۰)

(۸) حضرت سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ میں اس امر کے متعلق یہ گمان کرتا ہوں لیکن حقیقت نفس الامری یہ ہے کہ جیسا آپؓ فرماتے تھے ویسا ہی ہوا کہ ایک مرتبہ آپؓ تشریف فرما تھے کہ سامنے سے ایک شخص گذرا آپؓ نے فرمایا میرا گمان غلط نکلا یہ تو زمانہ جاہلیت میں نجومی اور فال بتانے والا تھا اور اب اپنے پرانے دین پر ہے ذرا اس کو میرے پاس تو لاؤ جب وہ حاضر ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرا گمان غلط ہے کہ تم اب تک اپنے پرانے مذہب پر قائم ہو اور زمانہ جاہلیت میں تم نجومی اور فال دیکھنے والے تھے اس نجومی نے جواب دیا میں نے آج تک تم جیسا مسلمان نہیں دیکھا آپؓ نے فرمایا تو اچھا اب تم مجھے اپنے پورے حالات بتاؤ اس پر نجومی ... ایام جاہلیت میں ان کا کاہن تھا۔ اس کو امام ... نے بھی بیان کیا ہے۔

(۹) حضرت معدان بن ابی طلحہؓ ... کے تحت لکھا ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ ... ارشاد فرمایا لوگو! سنو میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دو لال مرغ نے مجھے دو ٹھونگیں ماریں اور اس خواب کی تعبیر میری موت کی قربت ہے اس واقعہ کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے چونکہ یہ خواب

الہامی کشف تھا جو آپؓ کی رحلت سے ثابت ہوا اور یہ بھی آپؓ کی کرامت کو ظاہر کرتا ہے۔ (قرۃ العینین ص ۱۰۳)

(۱) حضرت ابن سعدؒ نے حضرت سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی وفات حسرت آیات پر جنات نے بھی اظہار رنج و غم کیا

(تاریخ الخلفاء ص ۱۰۳)

(۲) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت میں تمام شیطان مقید اور بند تھے لیکن ان کے وصال کے بعد یہ سارے طاغوت پھیل گئے اس خبر کو حافظ حدیث ابن عساکر نے بھی بیان کیا ہے۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۳۳۶)

(۳) امام ترمذیؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا البتہ میں نے انسانوں جناتوں اور شیطانوں کو دیکھا کہ وہ عمرؓ کے خوف سے بھاگ گئے

(تاریخ الخلفاء ص ۲۴)

امام احمد نے حضرت بریدہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عمرؓ تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۸۵)

# تعارف و تبصرہ

از: مولانا منظور احمد الحسینی

تبصرہ کیلئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

**اشرف التوضیح**

تقریر اردو مشکوٰۃ المصابیح (جلد اول)

افادات: شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد دامت برکاتہم

صفحات: ۵۸۳

قیمت: ۹۶ روپے

پتہ: مکتبہ امدادیہ گلشن امداد، فیصل آباد۔

استاد محترم حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مدظلہ پاکستان کے علمی حلقوں کی جانی پہچانی شخصیت اور ماہر و ممتاز استاد حدیث ہیں آپ کا درس حدیث عصر حاضر کا ممتاز ترین درس حدیث ہے آپ کی پوری عمر درس و تدریس میں گذری ہے علم نظر میں وسعت اور تصنیف و تحریر میں پختگی ہے۔

زیر نظر کتاب مولانا موصوف کے درس مشکوٰۃ کی امالی ہے جو مختلف سالوں میں املاء کرائی گئی تقریروں اور افادات کو سامنے رکھ کر مرتب و مدون کی گئی ہے حسن اتفاق سے ترتیب و تدوین کا شرف بھی مولانا کے صاحبزادگان مولانا محمد احمد و مولانا محمد مجاہد کے حصے میں آیا ہے زیر نظر حصہ اول مشکوٰۃ تک کے مباحث پر مشتمل ہے۔

کتاب بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی گئی ہے اس کی زبان و بیان میں سلاست و متانت ہے منکرین حدیث کی طرف سے جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کو رد کیا گیا ہے حجیت حدیث خبر واحد کا حکم تدوین حدیث آداب الطالب آداب المحدث اور دیگر مفید مباحث کی وجہ سے کتاب کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ کتابت طباعت اور تجلید عمدہ ہے یہ تالیف اہل علم کے لیے خصوصاً اور حدیث کے مطالعہ کا ذوق رکھنے والوں کے لئے مفید اور نفع بخش ثابت ہوگی۔ ہماری طرف سے مولانا موصوف اور ان کے صاحبزادے ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔

باقی صفحہ ۲۰ پر

## تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات جمع کرنے میں رفقاء و مجاہدین ختم نبوت سے تعاون کی درخواست

- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء و ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات کو جمع کر کے کتابی شکل دینے کا کام پیش نظر ہے
- آپ حضرات میں سے جس کسی کے پاس کوئی خاص واقعہ، ان تحریکوں کے حالات، مقدمات، گرفتاری، شہادت، مرزائیوں کی جارحیت، جلسہ و جلوس، ہڑتال، کانفرنس، مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے حالات و انٹرویو غرضیکہ ان تحریکوں سے متعلق آپکے علاقہ یا ملکی رپورٹ کے سلسلہ میں کچھ بھی ہو ہمیں اصل یا فوٹو ارسال فرمائیں۔
- مزید جن حضرات سے اس قسم کا مواد میسر آسکتا ہو ان کے پتہ جات سے مطلع فرمادیں۔
- اخباری تراشے یا اشتہار یا اس قسم کا کوئی بھی مواد ہو ارسال فرمادیں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس کر دیا جائے گا اگر اصل بھیجنا ممکن نہ ہو تو فوٹو سٹیٹ ارسال فرمائیں فوٹو سٹیٹ کے معاوضے ہمارے ذمے ہوں گے۔
- مقامی مجلس عمل کے رہنما و جماعتی کارکن اس سلسلہ میں بھرپور محنت فرمائیں۔ اس کام کو اپنا سمجھیں اپنے اپنے علاقہ کی ان دونوں تحریکوں کی رپورٹ مرتب کریں اور دفتر کو بھجوائیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے حالات علیحدہ لکھے جائیں۔ اور ۱۹۸۴ء کے علیحدہ تاکہ دونوں کو باہمی خلط نہ کیا جائے۔

العارض: اللہ وسایا دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان فون: ۴۰۹۷۸

# اردن میں قادیانی گروہ کے سربراہ طہٰ قزق کی

## قادیانیت سے توبہ کی تفصیلات

متن عربی: قاضی خالد الوریکات قاضی شرعی عدالت ناعور اردن

اردو ترجمہ: مولانا ابراہیم راجہ۔ باٹلی یوکے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الى الشيخ منظور احمد الحسيني

السيد رئيس مجلس ختم النبوة في لندن المحترم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

اشكر سيادتكم في البداية على الرسالة التي ارسلتموها مع مجموعة من الكتب القيمة واشكركم على المكالمة الهاتفية بتاريخ ٢٨/٦/١٩٩٠ واسأل الله ان يوفقكم في خدمة الاسلام والمسلمين وفي محاربة الفرقة القاديانية الكافرة.

وبالنسبة لمحاكمات القاديانية في الاردن فاني اكتب لكم ملخصا عنها من البداية وحتى النهاية،

كانت البداية عندما نشرت صحيفة الراية الاسلامية مقابلة مع زعيم القاديانية في الاردن المدعو طه محمد صالح القزق وذلك بتاريخ ١٦/٣/١٩٩٠ وتحدث القزق في هذه المقابلة عن القاديانية .. وعلى اثر هذه المقابلة قامت محكمة ناعور الشرعية بتشكيل دعوى باسم الحق العام الشرعي موضوعها الردة عن الاسلام واعتناق القاديانية ضد المدعو طه القزق وقد انتدبت المحكمة المحامي عبد الله الشمايلة مدعياً باسم الحق العام الشرعي. .. وقد استدعي القزق عن طريق الشرطة وعقدت الجلسة الاولى بتاريخ ٦/٤/١٩٩٠ وتليت لائحة الدعوى بحضور المدعي باسم الحق العام الشرعي المحامي عبد الله الشمايلة وحضور المدعى عليه طه محمد صالح القزق وقد اقر المدعى عليه واعترف انه من اتباع الجماعة القاديانية ((الاحمدية)) منذ سنة ١٩٢٨ وانه اصبح قاديانياً عن طريق والده وانه يؤمن بجميع العقيدة وقد بذلت المحكمة الجهد في اقناعه وهدايته لكنه اصر على عقيدته وكان برفقته احد اتباعه وهو شاب اسمه سعيد السوراني وقد ادخلته المحكمة في الدعوى على اعتبار انه قادياني وقد اعترف بذلك.

وقد عرضت المحكمة عليهما التوبة لكنهما لم يتوبا وقد تأجلت الجلسة الى يوم السبت ٧/٤/١٩٩٠ الا انه لعدم حضور المدعي باسم الحق العام والمدعى عليهما تأجلت الجلسة.

وفي يوم الاحد ٩/٤/١٩٩٠ عقدت الجلسة الثالثة في مركز الشرطة وتم

احضار طه القزق ولم يحضر سعيد السوداني لانه سافر الى العراق . وقد استمرت هذه الجلسة عدة ساعات .. وفي نهاية الجلسة اعلن طه محمد صالح القزق توبته ورجوعه الى الاسلام وانكاره للقاديانية ونبوة نبيها الكذاب ميرزا غلام احمد ونزع وخلع البيعة من الخليفة القادياني الكذاب طاهر ميرزا واعلن استعداده للتعاون مع المحكمة في هداية جميع اتباعه .. والدلالة على نشاطاتهم .

وبعد هذه الجلسة قامت المحكمة بحضور المدعي باسم الحق العام الشرعي ومندوبي الصحف بالتوجه الى منزل طه القزق في مدينة عمان وقامت المحكمة باستلام جميع الكتب الموجوده عنده والتي تتعلق بالقاديانيه وقد قام رئيس المحكمة بتسليم هذه الكتب في اليوم الثاني لسماحة قاضي القضاة الشيخ محمد محيلان في عمان .

الجلسة الثانية كانت بتاريخ ١٥/٤/١٩٩٠ وقد حضر طه القزق وكذلك سعيد السوداني وقد اعلن سعيد السوداني التوبة وقد اصدرت المحكمة القرار والذي يتلخص بالحكم باسلام وتوبة المدعى عليهما طه القزق وسعيد السوداني بعد ثبوت ردتهما باعتناقهما القاديانيه وكذلك الحكم بتجديد عقود زواجهما .

---

قامت المحكمة بالتعاون مع زعيم القاديانية التائب طه القزق بالتحقيق مع جميع القاديانيين في الاردن والذين ذكرت اسماؤهم على لسان طه القزق .. وتبين ان اكثرهم ليسوا من الجماعة القاديانية وهم يكذبون غلام ميرزا ويعتقدون انه كافر باستثناء عدد قليل منهم تبين انه قادياني وقد اعلنوا التوبة والاسلام من جديد وتم تجديد عقود زواجهم مثل غانم احمد غانم ومحمد محمود يوسف سليمان ... ويوجد البعض الآخر مسافر خارج الاردن .

قاضي ... الشرعية
[signature]

محكمة ناعور
الشرعية

وقد تمت كذلك محاكمة الصحفي ابراهيم ابو ناب بتهمة القاديانية وقد نكر الصحفي المذكور هذه التهمة وانه ليس قاديانياً" وانه وقع على ورقة بايعة للقاديانية لاغراض صحفية والتقى بصحافة شرقي لندن بعدة منها زعيم القادياني طاهر ميرزا وجماعته وذلك لاسباب خاصة حتى يعرف

يتبنى القاديانية .

وحيث ان القضاء انما يحكم على الظاهر فقد حوكم ابراهيم المذكور بعد القرار بحقه في ٢٣/٥/١٩٩٠ حكم وملخصه :

الحكم بالبطلان وتوبته لعدم ثبوت ردته بما يقتضي على القاديانية والقاء صيانة شرعية في مدحها وتقرر فسخ عقد زواجه وكذلك الحجر على أمواله ومنقولاته حتى يثبت صلاح فكره .

---

والخلاصة : ان القاديانية في الاردن هي الآن في حكم الميتة والحمد لله رب العالمين وقد انتهت وان المحاكم الشرعية تقف لها بالمرصاد .

وانني ارسل اليكم اجزاء من بعض الصحف والمجلات التي تناولت قضية القاديانية والمحكمة نفسها طه القزق وضعها وبعض الصور .

والله يحفظكم والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

خالد رضوان منور الوريكات
قاضي ناعور الشرعي

قاضي ناعور الشرعي

المملكة الأردنية ... محكمة ناعور الشرعية

یہ مشہور ہے کہ سر منڈاتے ہی اولے پڑے یہ بات اردن کے قادیانیوں پر صادق آتی ہے کئی سالوں سے قادیانی اردن میں زیر زمین کام کر رہے تھے۔ مارچ ۱۹۹۰ء میں جب اردن کے قادیانی سربراہ نے کھلم کھلا کام کرنے کی کوشش کی اور اپنا انٹرویو ایک اخبار میں دیا تو مسلمان فوراً حرکت میں آ گئے ناعور اردن کی شرعی عدالت نے فوراً اس کا نوٹس لیا اور قادیانیوں کو شرعی عدالت میں طلب کر لیا چنانچہ اس کی تفصیلات ذیل میں آپ خود ملاحظہ فرمائیں گے اسی دوران عالمی مجلس کے رہنما مولانا منظور احمد الحسینی لندن میں تھے انہوں نے فوراً کارروائی کی اور ناعور شرعی عدالت کے محترم قاضی خالد سے رابطہ قائم کیا۔ اور ان کو لٹریچر بھی ارسال کیا اور اس سلسلے میں فون پر بھی تفصیلی گفتگو کی۔ چنانچہ قاضی صاحب موصوف نے شرعی عدالت میں جو فیصلہ ہوا اس کو اپنی ہاتھ سے نقل کر کے مہر لگا کر ارسال فرمایا اصل فیصلہ عربی ہے وہ بھی ساتھ دیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔

---

جناب الشیخ منظور احمد الحسینی (لندن)

محترم جناب صدر صاحب۔ مجلس ختم نبوت ۔ لندن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے میں آپ سے اس خط سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو آنجناب نے اپنی مطبوعہ کتابوں کے ساتھ ارسال کیا تھا اسی طرح میں مشکور ہوں کہ آپ نے مزید اہتمام فرما کر ۲۸/۱۲/۹ کو ٹیلیفون کے ذریعہ گفتگو فرمائی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے۔ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور کافر ٹولہ قادیانی کے مقابلہ کی توفیق بخشے۔

اردن میں قادیانی ٹولہ کے خلاف شرعی عدالت نے جو فیصلہ دیا ہے اس کی مختصر کارروائی لکھ رہا ہوں اس واقعہ کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ رسالہ "الرابطہ الاسلامیہ" جو اردن سے نکلتا ہے میں قادیانی جماعت (اردن) کے سربراہ طہ محمد صالح قزق کا ایک انٹرویو شائع ہوا۔ اور یہ انٹرویو ۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو ہوا تھا اس انٹرویو میں قزق نے قادیانیت کے حق میں بیان دیا۔ اس انٹرویو کے شائع ہونے کے بعد ناعور (اردن) کی شرعی عدالت نے طہ قزق قادیانی کے خلاف عام شرعی حق کے نام سے ایک مقدمہ تیار کر لیا۔ اس مقدمے کا موضوع تھا اسلام میں ارتداد کا حکم جیسے قادیانیت اختیار کرنا۔

باقاعدہ اس مقدمے کی کارروائی کی گئی اور طہ قزق کو پولیس کے ذریعہ طلب کیا گیا پہلی نشست ۶ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو رکھی گئی اس مقدمہ میں قانون عام شرعی حق کے مدعی (عدالت کی طرف سے وکیل) عبداللہ شمائلہ تھے۔ ان کی موجودگی میں مدعا علیہ طہ محمد صالح قزق کو شرعی عدالت میں طلب کیا گیا جب وہ حاضر ہوا تو اس نے سب کے سامنے عدالت میں اس امر کا اعتراف و اقرار کیا کہ وہ ۱۹۲۸ء سے قادیانی مذہب سے وابستہ ہے اور قادیانی جماعت سے تعلق رکھتا ہے اس نے عدالت کو بتایا کہ اس کا والد قادیانی تھا اور وہ قادیانی عقائد پر پوری طرح ایمان رکھتا ہے۔

شرعی عدالت نے اس کو دلائل کے ذریعہ سمجھانے کی

پوری کوشش کی گئی مگر دہ اپنے باطل عقیدے پر اڑا رہا۔ طہٰ قرنی کا ایک دوسرا ساتھی سعید سوڈانی تھا شرعی عدالت نے اس کو بھی اس مقدمے میں شامل کر لیا۔ کیونکہ وہ بھی قادیانی تھا جس کا [illegible] اقرار کیا تھا۔ دریں اثناء شرعی [illegible] کے ان دونوں کو پیشی کی لیکن ان دونوں نے انکار کر دیا۔ شرعی عدالت نے اس مقدمے کی سماعت ۱۶ اپریل ۱۹۹۰ء تک ملتوی کر دی۔ اور فریقین کو مذکورہ تاریخ میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔

فریقین اور وکیل مدعی اور مدعی علیہما کے مقررہ تاریخ میں عدالت میں نہ پہنچنے کی وجہ سے سماعت اگلے روز تک ملتوی کر دی گئی۔ اتوار ۸ اپریل ۱۹۹۰ء کو عدالت پر میں، سیشن میں لگائی گئی مدعی علیہ اول طہٰ قرنی حاضر ہو گیا البتہ سعید سوڈانی عدالت سے غیر حاضر تھا وہ عراق چلا گیا یہ سماعت چند گھنٹے جاری رہی اور برخاست ہونے سے پہلے مدعی علیہ اول طہٰ قرنی نے اسلام لانے قادیانی مذہب، قادیانی ٹولے کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب سے اپنی برأت اور قادیانیوں کے موجودہ لیڈر مرزا طاہر سے اپنی بیعت توڑنے کا اعلان کیا اور اس امر کا بھی اعلان کیا کہ وہ محکمہ شرعی کے ساتھ تعاون کر کے قادیانیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرے گا اور اس طرح محکمہ کو ان سب کے پتہ جات سے مطلع کرے گا۔

اس نشست کے بعد شرعی عدالت نے عام شرعی حق کے مدعی اور اخبارات کے نمائندوں کی موجودگی میں پہلا کام یہ کیا کہ طہٰ قرنی کے مکان پر جو عمان شہر میں واقع ہے پہنچ کر تمام قادیانیت سے متعلق مختلف تمام کتابوں پر قبضہ کیا اور شرعی عدالت کے قاضی اعلان اسد بیکات نے تمام کتب قاضی القضاۃ جناب محمد میلان کو عمان میں سپرد کیں۔

آخری نشست ۱۱ اپریل ۱۹۹۰ء کو تھی جس میں طہٰ القرنی اور سعید السوڈانی خود حاضر ہوئے تھے اسی میں سعید السوڈانی نے اپنی توبہ کا اعلان کیا اور شرعی عدالت نے یہ آرڈر جاری کیا۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسمیان طہٰ القرنی اور سعید السوڈانی کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔ کہ چونکہ یہ دونوں قادیانی مذہب اختیار کرنے کی وجہ سے مرتد ہو چکے تھے (پھر) انہوں نے قادیانیت سے توبہ کرنے اور اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا (لہٰذا ان دونوں کے اسلام اور نکاح کی تجدید کا فیصلہ سنایا گیا۔

شرعی عدالت نے دوسرا یہ کام کیا کہ اردن میں تمام قادیانیوں کی تحقیق شروع کر دی اور خاص کر ان کی جن کے نام

باقی صفحہ ۲۶ پر

# قادیانیوں کا گھناؤنا کاروبار

## قادیانیوں کے برطانیہ میں گھناؤنے سلسلے

اس واقعہ کا تعلق لندن سے ہے جہاں مرزا طاہر مقیم ہے۔

## ایک مسلمان ماں کا قادیانی تنظیم انصار اللہ برطانیہ کے صدر آفتاب خان کے نام کھلا خط

## قادیانی لڑکیاں کس طرح مسلمان نوجوانوں کا شکار کھیلتی ہیں۔

شانی نام کی قادیانی لڑکی مسلمان لڑکے اطہر حفیظ غوری جسے اس لڑکی نے اپنے جال میں پھنسا کر مرتد بنایا اور شادی رچائی اور پھر مکان پر قبضہ کرنے کے لیے کیس بھی کر رکھا ہے۔ اطہر حفیظ غوری کی والدہ زاہدہ غوری نے آفتاب خان قادیانی کو ایک خط لکھا ہے جس کے چند اقتباسات قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہیں جس سے وہ اندازہ لگا سکیں گے کہ قادیانی اپنے باطل مذہب کو پھیلانے کے لیے کس قدر رذیل حرکتوں پر اترتے ہیں۔

جناب آفتاب خان صاحب!

واضح رہے کچھ دن ہوئے فون پر آپ سے بات ہوئی تھی میں اطہر حفیظ غوری کی ماں ہوں۔ الیاس ناصر قادیانی اس کی بیوی اور ان کی بیٹی شانی (قادیانی لڑکی) اطہر حفیظ غوری کی عقل پر پردہ ڈال کر اس سے جاتز ناجائز کام کرا رہے ہیں کیا آپ کے ...... میں یہ حکم ہے کہ اللہ کی طرف سے کہ ماں باپ کو گھر سے نکالو اور ان پر کورٹ کیس کر دو اور ان کا مال ناحق چوری کر کے لے لو اگر یہ سب کچھ ہے تو مجھے افسوس سے کہنا پڑے گا کہ آپ سب جھوٹے ہیں اور آپ سب کا ایمان ...... بس جھوٹا۔ اگر آپ نے انصاف کرنا نہیں سیکھا تو یاد رکھیں یہ دنیا چند روزہ ہے آخر ہر چیز کا حساب بہت بڑی عدالت میں دینا ہوگا یہاں تو آپ چوروں کی اور جھوٹوں کی عدالت میں کامیاب ہو جائیں گے ......

قرآن میں آتا ہے کہ فتنہ قتل سے بھی زیادہ برا ہے اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ کیوں قائل ہو لوگوں کے بچے مال اور حق چھین کر۔ تم تو واقعی میں ظالم اور قاتل ہو۔ یہ بات تو یہاں پر ختم نہیں ہوتی۔ یہ تو آنے والی نسلوں تک جاتی ہے۔ اور اس کے ذمہ دار آپ کاذب لوگ ہیں۔ کیا مکان چھٹ جانے سے اطہر چھوٹ جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ انشاء اللہ: اس کی رگوں میں ایک مجاہد کا خون ہے ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائے گا۔ یہ بدمعاش (قادیانی) لڑکی نے سات سال تک میرے بیٹے سے یارانہ لگا کر اس کی کمائی اور جوانی لوٹی ہے اور اس سے پہلے بھی آپ لوگوں کی لڑکی مشرف کا اپنے گھر سے اپنے کپڑوں کا بیگ لے کر میرے بیٹے کے پاس آئی جو اس سے اطہر سے بڑا تھا آگئی تھی اور میں نے تم لوگوں کی عزت رکھتے ہوئے اس کے بھائی کو واپس کی تھی ان سے کہو کہ اسلام کا نام لینا چھوڑ دیں ورنہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ منافقوں کی کافروں سے بھی زیادہ سزا ہو گی ......

اس سے پہلے اطہر کے والد صاحب نے بھی اس کو خط لکھا تھا اس کی کاپی بھی بھیج رہی ہوں تاکہ آپ بھی پڑھ لیں اور یہ اخبار کی کاپی بھی بھیج رہی ہوں۔ اور میں اخباروں کو کاپیاں بھیجتی رہوں گی

اطہر حفیظ غوری کی ماں ـــــ زاہدہ غوری۔

# داؤدی بوہرہ فرقہ ـــــ اہم انکشاف

از: محمد اقبال، حیدرآباد

**پیشوا طبقہ** "جنت کے پاسپورٹ" بیچتے ہیں۔ کاغذ کے ایک ٹکڑے پر کچھ کھینچ کر اور عربی حروف لکھ کر متوفی کے سینے پر رکھ کر دفن کر دیا جاتا ہے۔ اس کی کم از کم قیمت ایک صد ۳۰ روپیہ ہے۔ اور اگر کوئی دولتمند ہے تو جو وہ "منہ" ادا کرتا ہے۔ اس رقعہ کا مطلب یہ ہے کہ جب قبر میں منکر نکیر تلوار اور بھالے لے کر پرسش اعمال اور مرنے والے کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لیے آئیں گے تو اس تحریر کو دیکھ کر مردے کو سلام کریں گے اور اس خط کے بعد کہ متوفی بڑے ملا کا ماننے والا ہے۔ اس کے ساتھ خصوصی سلوک کریں گے اور بغیر سوال کیے واپس چلے جائیں گے۔

**بوہرہ:** سنسکرت کا لفظ "ویوہار" یا "ویپار" سے نکلا ہے جس کے معنی لین دین کے ہیں اس سے ویاواہاری یعنی بیوپاری نکلا۔ یہ لفظ تخفیف ہو کر "ووہرہ" ہو گیا مسلمان اسے بوہرہ کہتے ہیں۔ بوہرہ کے معنی تجارت حرفت اور خرید فروخت کے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ گجرات میں احمد شاہ ابدالی کے عہد میں برہمنوں اور مہاجنوں کو مسلمان بنا دیا گیا چونکہ یہ لوگ مسلم عربوں کے ساتھ بیوپار (بیوپار) کرتے تھے اس لیے بوہرے کہلائے۔ بہرا ایک عربی قبیلہ بھی ہے جو مدینہ اور یمامہ کے آس پاس رہتے ہیں۔ بعض بوہرہ خاندانوں کا دعویٰ ہے کہ وہ انہی قبائل سے متعلق ہیں جبکہ بہرام جی ملاباری کا خیال ہے کہ بوہرے دراصل ہندو تھے اور اسی سبب سے ابھی ان میں ہندوانہ رسوم موجود ہیں۔ بوہروں کے نسلی بھائی مارواڑ، راجپوتانہ اور یوپی میں آباد ہیں اور ہندو بوہرے کہلاتے ہیں۔ داؤدی کا تعلق شیعہ فرقہ سے ہے۔ ہندوستان میں زیادہ تر بوہرے گجرات، راجستھان، مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر میں بستے ہیں۔ پاکستان، سری لنکا، برطانیہ، کینیڈا اور مشرقی افریقہ کے ممالک میں بھی ان کی قابل ذکر تعداد ہے۔ دنیا میں داؤدی بوہروں کی کل آبادی لگ بھگ دس لاکھ ہے۔

شیعوں میں بہت فرقے پیدا ہوئے جن میں اسماعیلی بھی ہیں۔ یہ مصر میں حکمران بھی رہے جب ۵۶۵ھ غازی صلاح الدین نے مصر پر قبضہ کیا تو مصر سے اسماعیلی خاندان گجرات اور یمن آ بسے۔ ۹۴۶ھ میں زیدی، یمن پر قابض ہوئے تو اسماعیلیوں کا مرکز دعوت گجرات منتقل ہو گیا اس جگہ ان کے ہم مذہب کثیر تعداد میں پہلے ہی موجود تھے ایک داستان کے مطابق جس پر بوہروں کا یقین ہے۔ آخری امام ظاہر ابوالقاسم طیب تھے۔ یہ آمر بحکم اللہ خلیفہ مصر کے ہاں ۴ ربیع الثانی ۵۲۴ھ کو پیدا ہوئے جس مکان میں پیدا ہوئے اسے بیت حق معمور کہتے ہیں۔ ظلم و ستم کی وجہ سے امام طیب پردہ غیب میں چلے گئے۔

بوہروں کا عقیدہ ہے کہ امام غائب کا کوئی نہ کوئی جانشین کرۂ ارض پر ہمیشہ رہتا ہے اور ایک دن امام زماں خود کو ظاہر کر دیں گے۔ امام طیب ائمہ کی ترتیب کے لحاظ سے اکیسویں (۲۱ ویں) امام ہیں۔ ان کے بعد داعیوں کا سلسلہ شروع ہوا اور ہر داعی نص جلی سے اپنا جانشین مقرر کرتا رہا ہے۔ چھبیسویں (۲۶ ویں) داعی کے انتقال کے بعد (۱۰۵۹ء) سلیمان نامی شخص نے دعویٰ کیا کہ اس کو چھبیسویں داعی نے جانشین مقرر کیا ہے لیکن ایک جماعت نے اس دعویٰ کو مسترد کر دیا اور داؤد بن قطب شاہ کو جانشین مقرر کر دیا اسی کے پیروکار داؤدی بوہرے کہلاتے ہیں۔ موجودہ سربراہ محمد برہان الدین ہیں جو ۱۹۶۶ء کو گدی پر بیٹھے۔ یہ سلسلہ کا ۵۲ ویں داعی ہونے کا دعویدار ہے۔

داؤدی بوہرہ فرقہ کے سربراہ اعلیٰ کے مختلف القاب ہیں جیسے داعی مطلق، سیدنا صاحب، بڑے ملا جی وغیرہ۔

داعی یا ملاں جی امام کا نمائندہ ہے اور امام کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے خدا کا نمائندہ ہے اور عوام کو اللہ کی رضا سے آگاہ کرتا ہے جس طرح سے امام معصوم ہے داعی بھی معصوم ہے۔ ملاں جی کو اگرچہ پیغمبر کا درجہ حاصل نہیں ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات حاصل ہیں اور یہ کہ وہ ولی ہیں۔ ملاں جی امام غائب کے علاوہ کسی کو جوابدہ نہیں۔ ملاں جی فرقہ کے ہر فرد کے دماغ جائیداد جسم و روح کے مالک ہیں۔ ان کے عقیدت مندوں کے لیے ضروری ہے کہ آنکھ بند کر کے ان کی پیروی کریں اور وہ کسی اقدام پر انگلی نہیں اٹھا سکتے۔ ملاں جی فرقہ کے مالک و مختار ہیں۔ ہر چیز پر ملاں کا حق ہے۔

۵۱ ویں داعی کی مسند نشینی سے قبل داؤدی بوہروں کو کافی آزادی اور اختیارات حاصل تھے لیکن ۵۱ ویں داعی طاہر سیف الدین نے ایک ایک داؤدی کی زندگی کے ہر پہلو پر اپنی گرفت قائم کر لی۔ ۵۱ ویں داعی کی مسند نشینی سے قبل رسوم نماز شادی اور تجہیز و تکفین کے فرائض داعی کی پیشگی اجازت کے بغیر ادا کر سکتے تھے۔ روزمرہ کا معمول جماعت کو چلانے، مقامی نمائندوں کو منتخب کرنے پیسہ جمع کرنے اور خرچ کرنے کی آزادی تھی۔ ۵۱ ویں داعی طاہر سیف الدین نے تمام اختیارات اپنے قبضے میں کر لیے اور مذکورہ بالا رسوم و فرائض ادا کرنے کے لیے عامل مقرر کیے۔ اختیارات کی اس مرکزیت نے انہیں مطلق العنان اور خود سر بنا دیا۔ جب ۴۹ ویں داعی گدی نشین ہوئے تھے تو دعوت اس وقت کافی قرضدار تھی اور اس وجہ سے پریشان تھی لیکن ۵۱ ویں داعی امیر ترین بن گئے۔ دولت آنے سے طاقت میں اضافہ ہوا۔ اب ان کی اجازت کے بغیر کوئی بھی

کام چاہے مذہبی ہو یا غیر مذہبی نہیں ہو سکتا۔ اس وقت سیدنا خاندان (داعی خاندان) کے ایک صد اکہتر افراد ہیں اور ہر فرد خود کو ایک چھوٹا سلطان یا فرماں روا سمجھتا ہے نذرانوں سے رقم بٹور رہے ہیں۔ مختلف قسم کے نذرانے سلام محصول ٹیکس وغیرہ کی شکل میں بیسیوں مواقع پر رقومات ادا کرنی پڑتی ہیں۔ رقم کا بڑا حصہ سیدنا اور اس کے خاندان کے لوگوں کی عیش پسند زندگی پر خرچ ہوتا ہے۔

حق النفس: یہ بوہرے مذہب کی اپنی ایجاد ہے۔ یہ ٹیکس ملا اپنے ایجنٹوں کے ذریعے مرنے والوں کے پسماندگان سے وصول کرتا ہے۔ پسماندگان سے کہا جاتا ہے کہ اگر انہوں نے یہ رقم نہ دی تو متوفی کو نجات نہ ہوگی۔ یہ نذر ہر خاندان سے بجبر وصول کی جاتی ہے۔ حق النفس بوہروں کی اپنی ایجاد ہے۔ مطابق لشرح ایک سو اکیس روپے یا اس کی کسی ضرب یا ۱۱۹ سونے کی مہریں یا اس کی کسی ضرب کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔ یہ رقم مرنے والے کے پسماندگان کے لیے تیسرے دن ادا کرنا ضروری ہے۔ کہیں کے نارئیل واڑی قبرستان میں جگہ مخصوص کرنے کے لیے چند سو سے لے کر ۵۰۰ روپے وصول کیے جاتے ہیں اور اس کے لیے باقاعدہ فارم پُر کرنا پڑتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سا روپیہ بڑے ملا اور ان کے خاندان کے لوگ نذرانہ و سلام کی شکل میں وصول کرتے ہیں۔ مثلاً شادی، مجلس موت، حلف وفاداری، بچے کے نام رکھنے کی رسم، حج اور بڑے ملا کے ہاتھ سے "بسم اللہ" لکھوا کر حساب کتاب کی سالانہ کتابوں کو کھولنا وغیرہ۔

شادی، بچے کا نام و عقیقہ کے وقت میثاق، نماز جنازہ، دعوت ضیافت، قدم بوسی، حاضری مجلس ایم کے ڈی این کے ڈی ملا اور شیخ وغیرہ کے خطابات دیتے وقت بھی داعی معقول رقم بٹورتا ہے۔ یہ سب نذرانے سلام رضاکارانہ نہیں ہیں اور نہ ہی اختیاری ہیں بلکہ جبری وصول کیے جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص دعوت کرنا چاہے تو ضروری ہے بڑے ملا کا ہاتھ چومے اور ۵/ روپے ۱۱/ روپے، ۱۰۱/

روپیہ نذرانہ پیش کرے۔ ولادت کے پانچ دن بعد برادری کے کچھ لوگ ملاجی سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ بچے کا نام تجویز کریں۔ ملاجی گدی پر بیٹھے ہیں درخواست کرنے والا ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑا ہو جاتا ہے بڑے ملاجی بڑے شان سے سر اٹھاتے ہیں، سلام کی رقم کے ساتھ اپنے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دلواتے ہیں پھر بچے کا نام رکھتے ہیں۔

حج اور زیارت کربلا پر جانے وقت اور واپسی پر بھی ایک مناسب رقم ملا صاحب کو دینی پڑتی ہے۔ حج بدل کے لیے پانچ سے دس ہزار روپے بطور نذرانہ دینے پڑتے ہیں۔

۲/۱ ۲ فیصد زکوٰۃ بڑے ملا وصول کرتے ہیں، کوئی بوہرہ خود غریبوں یا مستحقین میں تقسیم نہیں کر سکتا۔ فطرانہ ۷۴.۵/ روپے فی بالغ مرد و عورت ۲.۸۷/ روپے فی نابالغ مرد و عورت ۲.۸۷/ روپے ماں کے پیٹ میں بچہ اور ۲.۸۷/ روپے فی مردہ بچہ یہ شرح ۱۹۷۳ء سے نافذ ہے۔

گجرات کے قصبہ گجسرا میں سیدنا کے آمرانہ اختیارات کے خلاف آواز اٹھائی گئی۔ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۵ء کے وسط میں گودھرا (گجرات) کے مقام پر بہت بڑی تعداد نے سیدنا کے احکامات کو مسترد کر دیا جو داؤدی بوہرہ فرقہ کے حقیقی عقیدے کے خلاف تھے۔ سیدنا کی پیشگی اجازت کے بغیر بہت سی شادیاں کی گئیں اور بہت سے مردے دفنائے گئے۔

ان باغیوں کے خلاف "برأت" کا ہتھیار استعمال کیا۔ داعی کے خلاف احتجاج کرنے والوں کے رشتہ داروں ماں باپ اور دوست احباب سے کہا گیا کہ وہ ان سے رابطہ ختم کر دیں۔

۱۹۷۳ء میں اودے پور کے تعلیم یافتہ لوگوں نے بوہرہ یوتھ ایسوسی ایشن نامی تنظیم رجسٹرڈ کروا ڈالی اس کا مقصد بوہروں کے لیے فلاح و بہبود کا کام کرنا تھا۔ تنظیم نے ایک کوآپریٹو بینک سکالرشپ سوسائٹی اور ایک لائبریری کو چلانا شروع کیا۔ سوسائٹی کے چار سرگرم ممبروں نے میونسپل الیکشن لڑنا چاہا مگر انہیں داعی نے اجازت نہ دی۔ ارکان نے انکار کے باوجود الیکشن لڑا اور سیدنا کے کھڑے کیے ہوئے امیدواروں کو تباہ کن شکست دی۔

یہ کھلی خلاف ورزی پیشوا خاندان میں غیض و غضب پیدا کرنے کے لیے کافی تھی۔ داعی نے اپنے قائم جوہر کو اودے پور بھیجا کہ فوراً ایسوسی ایشن اور بینک کو توڑ دیا جائے اور تمام سرگرمیاں معطل کر دی جائیں۔ بوہروں کی اکثریت نے مخالفت کی۔ سیدنا کے بیٹے نے اعلان کیا کہ ہندوستان کا آئین جو کچھ کہتا ہو ہمارا مذہب (یعنی داعی کے اختیارات) ملک کے مروجہ قانون سے بلند ہیں داعی نے اودے پور کے دس ہزار بوہروں کے سماجی بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔

سیدنا سے گفتگو کرنے کے لیے بوہروں کا ایک گروپ جس میں عورتیں بھی شامل تھیں، راجستھان میں گلیا کوٹ درگاہ گیا، جہاں وہ مقیم تھے۔ ملاجی نے ایک ذہنی اور غنڈوں نے بری طرح زدوکوب کیا۔ سیدنا کی ناک کے نیچے عورتوں کو رسوا کیا گیا اور انہیں اپنی عزت بچانے کے لیے بھاگنا پڑا۔

سماجی بائیکاٹ یا برأت کی اصطلاحات اس کی حقیقی نوعیت کا اظہار نہیں کرتیں۔ یہ صرف برادری سے باہر کرنے کا مترادف نہیں ہے بلکہ اس کے معنی مثبت مظالم دہشت انگیزی اذیت کوشی، مسجد اور قبرستان وغیرہ سے اخراج کے ہیں۔ جس شخص کی برأت کا اعلان کر دیا گیا ہو وہ اکیلا مصیبت نہیں جھیلتا بلکہ اس کے قریبی رشتہ دار یا قدرتی محبت کی بنا پر اس سے رابطہ قائم کرنے والے بھی مظالم کا شکار بنائے جاتے ہیں۔

مسز محفوظ عابد حسین ادیب نے بیان دیا کہ سیدنا صاحب ان کے شوہر سے کسی بات پر ناراض تھے۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۷ء کو گلیا کوٹ میں وہ فخرالدین شہید کے عرس پر گئی ہوئی تھی۔ درگاہ سے ملحق آرام گھر میں تین لڑکیوں نے اسے شیخ ذاکر حسین سے ملنے کے لیے کہا۔ اس نے انکار کیا تو لڑکیوں نے زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ وہاں موجود کچھ مرد بھی اس نیک کام میں شامل ہو گئے۔ بیچ بچاؤ کرنے والوں کو دھمکیاں دے کر خاموش

باقی صفحہ ۲۶ پر

# ٹنڈو آدم پولیس نے قادیانی رسالے کے ایڈیٹر، پرنٹر

## پبلشر اور منیجر کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کر لیا۔

علامہ احمد میاں حمادی کو بذریعہ ڈاک " ماہنامہ انصار اللہ " کا پرنٹنڈ کارڈ موصول ہوا جس پر بسم اللہ شریف اور نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بھی پرنٹ تھا۔ ۱۷ مارچ ۱۹۹۰ء کو ٹنڈو آدم پولیس کو علامہ احمد میاں حمادی نے اندراج مقدمہ کی درخواست دی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے بیٹے بشیر احمد نے صاف طور پر لکھا ہے کہ نعوذ باللہ " مرزا خود محمد رسول اللہ " ہے اور مرزا اور رسول پاک میں کوئی تفریق نہیں مرزا کا وجود نعوذ باللہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔ اور الگ سے دوسرا کلمہ قادیانی اس لئے نہیں پڑھتے کہ مرزا خود نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ (حوالہ ایک غلطی کا ازالہ، خطبہ الہامیہ، کلمۃ الفصل) علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کی وجہ سے انتظامیہ مقدمات درج کرتے ہوئے خائف ہوتی ہے اس لئے ۱۷ مارچ کا دیا ہوا مقدمہ ۱۱ اکتوبر ۹۰ء کو درج ہوا۔ مقدمہ کا نمبر ۹۰/۱۲۸ ہے۔

# ربوہ کا نام " صدیق آباد " رکھا جائے

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں اور ممبر ریونیو بورڈ آف ریونیو پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامیان پاکستان کے مطالبہ کے پیش نظر ربوہ کا نام تبدیل کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک پر " صدیق آباد " رکھا جائے اور ربوہ ٹاؤن کمیٹی کے ارسال کردہ نام وادی چناب، علی نگر اور چنیوٹ عباس کی تجویز مسترد کر دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس نے سابق وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا تھا کہ ان کی پارٹی کے ایک مرحوم ایم پی اے صفدر ڈوگر کے نام پر منڈی ڈھاباں سنگھ کا نام تبدیل کر کے صفدر آباد رکھ دیا تھا اسی طرح ربوہ کا نام بھی تبدیل کر کے " صدیق آباد " رکھا جائے جس پر صوبائی حکومت نے ربوہ ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین سے رپورٹ طلب کی تھی جس پر انہوں نے صدیق آباد کی بجائے مذکورہ بالا دیگر تین نام تجویز کئے تھے جو کہ بالکل غلط اور مسلمانوں کے مطالبہ کے خلاف ہیں، جبکہ ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولوی فقیر محمد نے حکومت پنجاب محکمہ بلدیات اور بورڈ آف ریونیو پر واضح کیا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے اور کوئی نام منظور نہ کیا جائے۔

# علامہ حامد میاں حمادی کی سول جج سانگھڑ کی عدالت میں درخواست

۱۷ جون ۱۹۹۰ء کو ملزم مرزا مبارک قادیانی کے ضامن مظفر قادیانی نے سول جج وایف سی ایم سانگھڑ کی معزز عدالت میں عدالت کے استفسار پر مظفر قادیانی نے اپنے آپ کو احمدی غیر مسلم (قادیانی) ظاہر کیا اور اپنے مذہب کی مقدس چیز کلمہ طیبہ کو بتاتے ہوئے عدالت کے روبرو کلمہ طیبہ پڑھا جس پر علامہ احمد میاں حمادی نے ماہرین وکلاء حضرات سے مشورہ کر کے عدالت سے تحریری طور پر استدعا کی ہے کہ مرزا غلام قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا بشیر قادیانی نے دو ٹوک اور واضح طور پر اپنی کتابوں " ایک غلطی کا ازالہ " اور " خطبہ الہامیہ، کلمۃ الفصل " میں لکھا ہے کہ قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۴۸ آیت نمبر ۲۹ میں مرزا کو محمد رسول اللہ کہا گیا ہے نیز خدا نے مرزا کا نام " محمد " اور " احمد " رکھا ہے اور مرزا کے وجود کو خاتم الانبیاء کا وجود قرار دیا ہے:

نیز قادیانی مسلمانوں والا کلمہ طیبہ اس لئے پڑھتے ہیں (نعوذ باللہ) کہ قادیانی مرزا خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے قادیانیوں کی اصل کتابوں کے فوٹو اسٹیٹ بھی علامہ احمد میاں حمادی نے خاتمہ کی درخواست کے ساتھ معزز عدالت میں پیش کی۔

# قاتلانہ حملے کے قادیانی ملزمان کو گرفتار کیا جائے

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور ایس پی جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلم کالونی ربوہ میں مسلمان اقلیتوں کے تحفظ کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں اور مسلمان غلام دستگیر پر قاتلانہ حملہ کرنے والے قادیانی ملزمان کو بلا تاخیر گرفتار کیا جائے اور نااہل پر تھانہ ربوہ کے ایس ایچ او کو فوری تبدیل کیا جائے انہوں نے کہا کہ مسلم کالونی ربوہ میں سوا مسلمان اقلیتوں کے گھر ہیں۔ اور مزید مسلمان اپنے گھر تعمیر کر رہے ہیں اس کے علاوہ سندھ کے ۱۱۳ خاندان مہاجرین کو آباد کرنے کا بھی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے جس کی وجہ سے قادیانیوں کو ربوہ میں مسلمانوں کی آبادی سے پریشانی لاحق ہے جس کی وجہ سے تخریب کاری اور دہشت گردی کر کے مسلمانوں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ غلام دستگیر پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ملزمان ۱۷ اگست ۹۰ء کو مقدمہ درج ہونے کے باوجود گرفتار نہیں ہو سکے اب ربوہ کے قادیانیوں نے مسلمان غلام علی اور اس کی دوشیرہ کو خطرناک نتائج کی دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں اور ربوہ پولیس بھی مسلمانوں کو ڈرا دھمکا رہی ہے جبکہ ربوہ میں تمام آبادی مرزائیوں کی ہے۔

# چک سکندر کھاریاں میں بے گناہ مسلمانوں پر ظلم بند کیا جائے

**مولانا نذر عثمانی**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے موجودہ نگران حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چک سکندر تحصیل کھاریاں کے سینکڑوں بے گناہ مسلمانوں کو پولیس کی ظلم و زیادتی سے نجات دلائی جائے مولانا نذر عثمانی ڈنگہ تحصیل کھاریاں کے چک امرہ کلاں میں ایک بڑے جلسہ سے خطاب کر رہے تھے مولانا عثمانی نے حکومت پر واضح کیا کہ ضلع گجرات کی موجودہ

اشتعال میہ نے قادیانیت نوازی کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں اور باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض اعلیٰ احکام اور غیر ملکی سفارت کار بھی چک سکندر کے حالات کے بارے میں انتظامیہ کو مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کی ترغیب دے رہے ہیں۔ مولانا منظور عثمانی نے ضلع گجرات کی انتظامیہ کو خبردار کیا کہ وہ مرزائیت نوازی سے توبہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں پر ظلم کرنا چھوڑ دیں ورنہ وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر فرعون کے لیے موسیٰ علیہ السلام پیدا کیا ہے اور اس ظالم و جابر انتظامیہ کو ختم کرنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کے لیے کوئی مشکل نہیں مولانا عثمانی نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ محمد عربیؐ کے پروانوں نے گولیاں سینوں پر کھا کر ظالم حکمرانوں پر یہ واضح کر دیا تھا کہ ہم مٹ تو سکتے ہیں لیکن کسی ظالم کے سامنے سر نہیں جھکا سکتے۔ مولانا عثمانی نے ایک حاضر سروس اے سی صاحب کا واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ اے سی صاحب کے بقول مرزائیوں کو آپ کافر مت کہیں۔ مولانا عثمانی نے جواباً کہا کہ حضرت امیر شریعت سے انگریز جج نے پوچھا تھا کہ بخاری! تو نے مرزا قادیانی کو کافر کہا ہے۔ امیر شریعتؒ نے جواب دیا میں نے کافر کہا تھا کافر کہتا ہوں اور اگر مر گیا تو میری قبر سے یہ آواز آئے گی کہ مرزا غلام قادیانی کافر ہے۔ مولانا منظور عثمانی نے حاضرین جلسہ سے وعدہ لیا کہ وہ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں گے اور ان مرتدوں کے مصنوعات شیزان وغیرہ کا بھی مکمل بائیکاٹ کریں گے۔

## کھنڈو ہائی اسکول میں قادیانیوں کی "نئی سازش"

وارہ گشتا (گورنمنٹ سیکنڈری ٹیچرز ایسوسی ایشن) کے ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ کھنڈو ہائی اسکول میں قادیانی اور قادیانی لوبی اپنے باطل ہتھکنڈوں میں مصروف ہے۔ ایک قادیانی ٹیچر جس کا نام مسرور احمد ہے جو دارہ ہائی اسکول ٹاؤ ہائی سکول اور مانڈہ ہائی اسکول سے قادیانیت کی تبلیغ کرنے کی پاداش میں نکالا گیا تھا۔ اب وہ کھنڈو ہائی اسکول میں پھر سے قادیانیت کے باطل نظریات کا پرچار کر رہا ہے۔ جس پر اسکول کے دوسرے مسلمان اساتذہ نے اسے ایسا کرنے سے روکا لیکن قادیانی اور قادیانی لوبی نے مل کر منع کرنے والے اساتذہ کو تبادلہ کرانے کی دھمکی دی۔ اب قادیانی اور اس کی لابی نے اپنی ہیرو پھیر پالیسی اختیار کر کے ایک مسلمان استاد سائیں نذیر احمد صاحب کا تبادلہ کرا دیا ہے۔ جس سے قادیانی لابی اپنی سرگرمیوں میں مصروف دکھائی دے رہی ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ قادیانی لابی کی جارحانہ سازش سے وہاں کے غیور مسلمانوں اسکول کے اساتذہ اور اسکول کے طلباء میں سخت غصہ اور طیش پایا جاتا ہے۔ غیور مسلمانوں نے اور مسلمان اساتذہ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر کھنڈو ہائی اسکول میں قادیانی لوبی ہی شرارتیں اور سازشیں کرتے رہے تو اسکول کے تعلیمی حالات اور ماحول خراب ہو سکتے ہیں۔ اس لیے حکومت سندھ، ڈائریکٹر آف ایجوکیشنل ضلع لاڑکانہ اور ڈی ای او لاڑکانہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کھنڈو اسکول سے قادیانیوں اور اس کے حامیوں کا نوٹس لیا جائے۔

## بھکر میں ۷ ستمبر کے موقعہ پر ایک اہم تقریب کا اہتمام

بھکر (نامہ نگار) دفتر ختم نبوت یوتھ فورس میں ایک تقریب منعقد ہوئی تقریب کا اہتمام ختم نبوت یوتھ فورس نے کیا جس میں بھکر کے ہر طبقہ خیال کے لوگوں نے شرکت کی تقریب میں ڈاکٹر دین محمد فریدی نے ۷ ستمبر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ۷ ستمبر ہماری تاریخ کا اہم دن ہے اس دن سو سال پرانا مسئلہ حل ہوا تھا۔ تقریب سے ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر رانا منظور احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۷ ستمبر تاریخی اعتبار سے خاص اہمیت کا حامل ہے یہ وہ دن ہے جس کیلئے مولانا ظفر علی خان مرحوم نے فرمایا تھا کہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا۔ جس دن لوگ شہدائے ختم نبوت کی قبروں کو تلاش کرکے پھولوں


شاعر ختم نبوت سید محمد امین گیلانی

ہر چہ گویم حق گویم

- آفسٹ کتابت۔ عمدہ طباعت۔ صفحات ۶۵۔ کاغذ گلیز۔
- سید محمد امین گیلانی نے عقیدہ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں زندگی بھر جو نظمیں لکھی ہیں، سب کو یکجا اس کتاب میں شائع کر دیا گیا ہے۔
- ہر نظم کے شروع میں حدیث شریف انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا مونوگرام دیا گیا ہے
- ۵۳ء، ۷۴ء، ۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت کی ایمان پرور نظموں کو پڑھ کر آپ جھوم اٹھیں گے۔
- ان نظموں کو پڑھتے وقت مرزائیت پھڑپھڑاتی نظر آئے گی۔ تو حکمران مبہوت نظر آئیں گے
- سید امین گیلانی کی شاعری پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی معیت کے گہرے اثرات آپ محسوس کریں گے۔
- اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھنے والوں کے لئے یہ نادر تحفہ ہے۔
- ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت مع ڈاک خرچ ۱۰/- روپے

نوٹ: قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔ وی پی ہرگز نہ ہوگی

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، پاکستان

کی چادریں چڑھاتے نظر آئیں گے۔ یہ وہ دن ہے جس کو دیکھنے کے لیے پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر ہزاروں علمائے کرام عمر بھر تڑپتے رہے۔ آج پھر وہی دن ہے جس دن آج کروڑوں مسلمانوں کی آرزو پوری ہوئی۔ آج قادیانی آئینی لحاظ سے غیر مسلم اقلیت ہیں تو میں موجودہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ملک کے کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کو الگ کرکے جھکڑ کے افق سے قادیانیت کے سیاہ بادل ہٹائے جائیں ورنہ شمع رسالت کے پروانے راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ تقریب کے اختتام پر اہلیان جھکڑ میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور دفتر ختم نبوت پر چراغاں کیا گیا۔ علاوہ ازیں شہر کی تمام مساجد میں علمائے کرام نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

# عالمی ختم نبوت کانفرنس — جھلکیاں

از: مولانا منظور احمد الحسینی

کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔ مولانا احسان احمد دانش پر قاتلانہ حملہ کے تمام ملزمان کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ مولانا حبیب الرحمان اور مولانا شعیب ندیم پر قائم کیے گئے ناجائز مقدمات خارج کیے جائیں۔ ٹیکسلا کے انجمن سپاہ صحابہؓ کے گرفتار کارکنوں کو فی الفور رہا کیا جائے۔ قادیانی عبادت گاہ واقع مری روڈ سے کلمہ طیبہ اور احمدیہ لائبریری کی تختی اتار دی جائے اور مینار گرائے جائیں۔ قادیانیوں کے تمام اخبار و جرائد پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پچھلی پانچ ختم نبوت کانفرنسیں مشہور عالم ویمبلے کانفرنس ہال لندن میں منعقد ہوئیں۔

پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس لندن کے اسی ہال میں یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء کو منعقد کی گئی تھی تو کانفرنس کے دوران بریڈفورڈ کے مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس بریڈفورڈ میں منعقد کی جائے۔

★ چنانچہ کانفرنس کے نظم و ضبط کے سلسلے میں جناب شیر اعظم صدر کونسل آف مساجد کو استقبالیہ کا صدر مقرر کیا گیا۔ انہوں نے پچھلے سال ۱۹۸۹ء کے آخر سے کانفرنس کے انعقاد کے لیے مناسب جگہ کی تلاش شروع کر دی۔ جو ماہ جون ۱۹۹۰ء کے آخر تک جاری رہی۔ جب اس سلسلے میں کامیابی نہ ہوئی تو جامع مسجد ہاورڈ اسٹریٹ میں کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کر دیا گیا۔

★ اختر ۲۷ جولائی کو کانفرنس کے سلسلے میں بریڈفورڈ پہنچا یکم اگست ۱۹۹۰ء کو اسپیڈ ہال انڈور کرکٹ سینٹر کے مالک سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے بتایا کہ ۱۲ اگست کے علاوہ باقی اتوار ال بک ہے چنانچہ ایڈوانس پہلے پے کرکے ہال بک کر یا گیا۔

قریبی ملحقہ شہروں کے دورے کیے گئے۔

کانفرنس سے قبل بریڈفورڈ اور ملحقہ علاقہ جات کے دو اجلاس بلائے گئے۔ جو نہایت کامیاب رہے۔

★ مسجد ابوبکر کے حاجی نذیر محمد خان، غالب خان اور صوفی عبدالرشید صاحب کے ذمے رضاکاروں کے دستوں کے ناظم مقرر کیے گئے جنہوں نے اچھے طریقہ سے اس نظام کو نبھایا۔ ہر مسجد سے رضاکاروں کے سلسلے میں تین کارکن لیے گئے۔

بریڈفورڈ کے علمائے کرام ائمہ حضرات اور خطباء کرام مولانا احمد یانڈور، مولانا محمد نعیم سواتی، مولانا محمد اشرف، مولانا عبدالجلیل، مولانا نورالحق، نے اپنی اپنی مساجد میں مسلمانوں کو کانفرنس کی طرف متوجہ کیا۔

۱۲ اگست کی صبح ۸ بجے رضاکاروں کے دستوں نے کانفرنس ہال پہنچ کر اپنی اپنی جگہ ڈیوٹی کے فرائض سنبھال لیے اکثر رضاکاروں نے سبز رنگ کی پلاسٹک کی پٹیاں بازوؤں پر باندھی ہوئی جن پر رضاکار ختم نبوت لکھا تھا بعض رضاکاروں نے سبز پلاسٹک کے کرتے پہنے ہوئے تھے۔

کانفرنس ہال میں پانچ ہزار آدمیوں کی گنجائش تھی اسٹیج سلیقے سے سجایا گیا تھا۔

اسٹیج پر چالیس کرسیاں لگائی گئیں۔ سامنے والی میں کرسیوں پر علمائے کرام کے نام لکھ دیے گئے۔

اس کانفرنس کے موقع پر ایک انگریزی بینر کا اضافہ کیا گیا سبز رنگ کے بینر پر سفید جلی حروف سے "سالانہ ختم نبوت کانفرنس" لکھا گیا تھا۔ (بریکٹ میں ختم نبوت کا معنی بھی لکھ دیا گیا تھا تاکہ غیر مسلم اخبار نویسوں کو سمجھنے میں آسانی ہو کہ ختم نبوت کا مقصد کیا ہے)

ہال میں سبز رنگ کا قالین پہلے سے بچھا ہوا تھا اس پر سبز رنگ کے قالین پر عمدہ نیا کپڑا آخر تک بچھا دیا گیا جو ایک صاحب خیر نے اس سلسلے میں استعمال کے لیے دیا تھا۔

کانفرنس ہال کے آخر میں ۵۰ فٹ جگہ چھوڑ کر تقریباً ۷۰۰ کرسیاں لگائی گئیں۔

ٹھیک ۹ بجے شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ تشریف لائے اور آپ درمیان والی کرسی پر تشریف فرما ہوگئے ساڑھے نو بجے جلسے کی ابتدا کر دی گئی۔

یہ کانفرنس نہایت کامیاب کانفرنس رہی۔ روزنامہ ٹیلیگراف اینڈ آرگس بریڈفورڈ کا مشہور اخبار ہے اس نے ۱۳ اگست ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں پہلے صفحے پر اس خبر کو لگایا اور لکھا کہ سامعین کی تعداد ۳۰۰۰ ہزار تھی۔

اسی طرح روزنامہ یارک شائر پوسٹ، جو لیڈز سے نکلتا ہے اس نے بھی پہلے ہی صفحے پر خبر لگائی اور سامعین کی تعداد ساڑھے تین ہزار لکھی۔

قادیانی اس کانفرنس سے بری طرح بوکھلا گئے ہیں۔ انہوں نے کانفرنس کے بعد اوچھے ہتھکنڈوں کا استعمال شروع کر دیا ہے، کبھی پولیس کو دہائی دیتے ہیں کبھی کنزرویٹو ایم پی سے ملتے ہیں کہ دیکھیے مسلمان ہمارا جینا دوبھر کر رہے ہیں اور ان میں ہماری نفرت بڑھتی جا رہی ہے۔

# پاکستان میں قادیانیوں پر کوئی ظلم نہیں ہو رہا: — عبدالصبور اعوان

لاہور، ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان صوبہ پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر عبدالصبور اعوان نے اپنے ایک بیان میں قادیانی جماعت کے ترجمان کے اس بیان پر وضاحت کی ہے کہ جس میں انہوں نے کہا ہے ان کی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے یوکے میں قادیانیوں کے سالانہ جلسے میں کہا تھا کہ پاکستان روز بروز تنزل کی طرف جا رہا ہے اور پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ مسٹر عبدالصبور اعوان نے کہا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں ہو رہا ہے۔ قادیانیوں کا یہ پروپیگنڈہ سراسر غلط اور جھوٹ پر مبنی ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بیرون ممالک قادیانیوں کی طرف سے پاکستان کے خلاف

کیے جانے والے پروپیگنڈے کا سختی سے نوٹس لے اور مرزائیوں پر غداری کا مقدمہ قائم کرے۔

## تحریک ختم نبوت کا ساتھ دینے والے امیدواروں کی بھرپور حمایت کریں گے

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کی سنٹرل کمیٹی کا اجلاس گذشتہ روز دفتر ختم نبوت لاہور میں مرکزی صدر صاحبزادہ پیر عثمان منیر (کونسلر) کی صدارت میں منعقد ہوا اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ختم نبوت یوتھ فورس انتخابات میں تحریک ختم نبوت کا ساتھ دینے والے امیدواروں کی بھرپور حمایت کرے گی۔ اجلاس میں ملک بھر کے کارکنوں کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ وہ حالیہ انتخابات میں تحریک ختم نبوت کا ساتھ دینے والے امیدواروں کو نہ صرف ووٹ دیں بلکہ ان کو کامیاب کرانے کے لیے ہر ممکن کوشش بھی کریں تاکہ اسلام اور مسئلہ ختم نبوت کے حامی منتخب ہو کر اسمبلیوں میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور نفاذ اسلام کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

# راولپنڈی میں عظیم الشان احتجاجی کانفرنس

رپورٹ: خورشید احمد بابر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی طرف سے مطالبات کے حق میں چلائے جانے والی احتجاجی تحریک کی پہلی احتجاجی کانفرنس جامع مسجد عثمانی سید پور روڈ پنڈورہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ممتاز عالم دین جناب قاری محمد امین نے کی۔ اور مہمان خصوصی جناب سید تنویر سہیل ایڈووکیٹ تھے کانفرنس میں صوبہ پنجاب، سرحد سے علماء، طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے کہا کہ قادیانی انگریز کی باقیات میں سے ہیں۔ جس طرح انگریز کو برصغیر چھوڑنا پڑا۔ ہم قادیانیوں کو برصغیر سے بھگا کر دم لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس فتنہ کے خلاف مکمل ایک صدی اُمت نے قربانیاں دی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج قادیانی امت پوری دنیا میں رسوا اور ذلیل ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ ہم پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کریں گے۔ اور مرزائیت کے مکمل خاتمے تک ہمارا جہاد جاری رہے گا۔ انہوں نے نگران حکومت کو متنبہ کیا کہ قادیانی نگران حکومت کو ناکام کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں۔ حکومت ان کی شر انگیزیوں کا فوری نوٹس لے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری کے امیر جناب قاری اسد اللہ عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مسئلہ پر پوری امت کا اتفاق ہے۔ قادیانیوں نے اس کا انکار کر کے اپنے آپ کو مسلمانوں سے جدا کر لیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ قادیانی راولپنڈی میں مسلمانوں کے شعائر استعمال کریں اور انتظامیہ کو بار بار مطلع کرنے کے باوجود کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی۔ انہوں نے صوبائی حکومت اور ضلعی انتظامیہ کو وارننگ دی کہ ایک ہفتہ کے اندر اگر قادیانی عبادت گاہ سے مینار نہ گرائے گئے اور کلمہ طیبہ محفوظ نہ کیا گیا تو ختم نبوت کے مجاہدین خود کام کریں گے اور ہم پھر پورے ملک میں احتجاجی تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر حضرت مولانا عبدالرؤف الازہری نے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی طرف سے کارکنان ختم نبوت اور ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا احسان دانش کو دھمکیوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی انہوں نے کہا کہ انتظامیہ قادیانی غنڈوں کے گلے میں پٹہ ڈالے ورنہ مجاہدین ختم نبوت خود ان کا محاسبہ کریں گے۔ انہوں نے چوہدری انور قادیانی کو متنبہ کیا کہ وہ علاقہ میں اپنی شر انگیزیوں کو بند کرے۔

کانفرنس سے میڈیکل کالج راولپنڈی کے قادیانیت سے تائب ہونے والے طالب علم جناب ریاض محمود نے کہا کہ قادیانیت ایک قابل نفرت مذہب ہے۔ اس کی اسلام کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ تمام فروعی اختلافات چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اقدس و ناموس کے تحفظ کے لیے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں۔

کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ:

۱۔ تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے

۲۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔

۳۔ قادیانی عبادت گاہ واقع مری روڈ سے مینار اور کلمہ طیبہ محفوظ کیا جائے۔

۴۔ مولانا احسان دانش پر قاتلانہ حملہ کے مجرم انور قادیانی کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔

۵۔ قادیانیوں کے تمام رسائل و جرائد کی اشاعت پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

کانفرنس سے قاری حکیم محمد یونس ایم اے ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے صدر وقار گل اور قاری محبوب الرحمان بالاکوٹی نے بھی خطاب کیا۔

## قادیانیت نوازی آزاد کشمیر کے صدارتی امیدوار کو لے ڈوبی

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) منڈی بہاؤالدین میں کاروان کلب میں آزاد کشمیر کے نامزد صدارت کے امیدوار جناب بیرسٹر سلطان محمود چوہدری کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جا رہا تھا۔ جس میں علاقہ بھر کے لوگ کافی تعداد میں شرکت کر رہے تھے اس تقریب میں شاہ تاج شوگر ملز کی قادیانی انتظامیہ کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ قادیانی جب یہاں پہنچے تو مسلمان غصے سے باہر ہو گئے اور بہت بھاری تعداد میں بائیکاٹ کر کے چلے گئے اور جلسہ گاہ کے باہر احتجاج شروع کر دیا کہ قادیانیوں کو اس تقریب سے باہر نکالا جائے۔

احتجاج کرنے والوں میں الحاج جاوید اقبال چغتائی، ملک محمد امین قادری خان اکرم اللہ، صادق حسین، محمد ایوب مجاہد، ملک محمد اشتیاق اور انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جمعیت علماء اسلام، اتفاق مجاہدین، کشمیر فرینڈ موومنٹ، ختم نبوت یوتھ فورس کے رہنما صفدر عباس باجوہ، ملک سرفراز طاہر نے احتجاج میں شرکت کی اور آخر میں دعا کی گئی کہ یا اللہ تعالیٰ اس کو صدارت میں ناکام کر دے۔ جب یہ دعا کی جا رہی تھی اس وقت سب نے اونچی آواز میں آمین کہا اور یہ دعا منظور ہو گئی اس

سے علاقے کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی عزت اور لاج رکھ لی کروہ آزاد کشمیر کا صدر نہ بن سکا اور شکست فاش ہو گئی اور عاشقانِ رسولؐ کی عزت رہ گئی ۔

## انتقال پُر ملال

منڈی بہاؤ الدین (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن شیخ غلام مرتضیٰ کے والد جناب غلام کبریا قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ۔ مرحوم نے تحریک پاکستان میں زبردست حصہ لیا اور ہجرت کر کے پٹیالہ سے منڈی بہاؤ الدین آباد ہو گئے سیاسی ، سماجی و دینی کاموں میں بہت حصہ لیتے تھے ۔ اور مخیر حضرات میں شمار ہوتے تھے ۔ مرحوم عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے کے بعد مسجد میں جا رہے تھے کہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے بعد از نماز ظہر مرکزی جامع مسجد کے سامنے نماز جنازہ ادا کی گئی ۔ جس میں علاقہ بھر کی سیاسی دینی سماجی شخصیتوں اور کونسلرز و کلاء ، علماء کرام صحافی اور معززین شہر نے بھاری تعداد میں شرکت کی نماز جنازہ معروف عالم دین خطیب شہر حضرت مولانا علامہ قاضی منظور الحق ایم اے خطیب جامع مسجد مرکزی نے پڑھائی ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر الحاج ایم رشید خواجہ سیکرٹری جنرل ملک محمد یامین قادری جمعیت علماء اسلام کے رہنما الحاج جاوید اقبال چغتائی عبد الخالق چغتائی ، انجمن سپاہ صحابہؓ کے رہنما ملک منظور محمود نے مرحوم کے انتقال پر گہرے افسوس اور دکھ کا اظہار کیا ہے ۔

## جنڈانوالہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور ختم نبوة یوتھ فورس کی تشکیل

(رانا ندیم اقبال سے) بعد از نماز عشاء مدرسہ حمیدیہ تعلیم القرآن جنڈانوالہ میں زیر سرپرستی شیخ المشائخ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ایک روزہ عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں خطیب ایشیاء حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتانی نے خطاب فرمایا انہوں نے ہر باطل قوت کے سامنے اور خصوصاً مرزائیت جو انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے سے علمائے دیوبند کا حب رسولؐ سے سرشار ہو کر ٹکرانا اور علمائے حق کی قربانیوں پر تفصیلاً روشنی ڈالی ۔ حضرت قاری صاحب کے خطاب سے قبل مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ کے جنرل سیکرٹری قاری محمد یوسف آسی نے سپاسنامہ پیش کیا انہوں نے کہا کہ مذہب ، ملت و وطن دشمنوں کی فہرستیں اس عروج پر ہیں اور باطل نوازی بھی انتہا پر پہنچی ہوئی ہے مگر حضرت خاتم النبیینؐ کے دشمنوں کا حضرت رحمۃ للعالمینؐ کے غلاموں کی غیرت کو جھنجھوڑنا خودکشی کے مترادف ہوگا انہوں نے ختم نبوت یوتھ فورس کے قیام کا اعلان کیا بعد از کانفرنس مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ کا ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا جس میں مجلس کے سرکردہ سات کارکنوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جو ختم نبوت یوتھ فورس کی نگرانی کرے گی ۔ نگران کمیٹی کے سات ممبران حسب ذیل ہیں ۔

مولانا محمد یوسف صاحب ، مولانا حفظ الرحمان صاحب ، چوہدری نذیر احمد صاحب ، محمد یوسف آسی ، محمد اسلم شاہین ، مولانا نثار احمد ڈاہروی ، قاری عبد الرحمان رحمانی صاحب

ختم نبوت یوتھ فورس کے عہدیدار حسب ذیل ہیں ۔

سرپرست اعلیٰ چوہدری نذیر احمد صاحب ، صدر رانا محمد اکرم سہیل صاحب ، نائب صدر اول رانا محمد شفیق شہزاد صاحب بی اے ۔ نائب صدر دوئم رانا انیس الرحمان تبسم صاحب ، جنرل سیکرٹری رانا محمد اقبال صاحب بی ایس سی ، نائب جنرل سیکرٹری رانا ندیم اقبال صاحب ، نائب دوئم سیکرٹری رانا عتیق الرحمان صاحب ۔ نشر و اشاعت سیکرٹری جناب مطیع اللہ صاحب ۔ نشر و اشاعت معاون سیکرٹری رانا امتیاز علی صاحب ، خزانچی رانا منور علی عابد صاحب ، سالار اعلیٰ محمد یونس ساجد صاحب ، پروپیگنڈا سیکرٹری رانا محمد عبد اللہ بن یوسف صاحب ، ایف ایس سی پروپیگنڈا سیکرٹری رانا محمد مرسلین انجم صاحب ۔


## رئیس قادیان

۲ جلد (یکجا)

تالیف

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ

- عمدہ کتابت ۔ بہترین طباعت ۔ کاغذ سفید عمدہ ۔
- صفحات جلد اول ۲۱۰ ۔ جلد ثانی صفحات ۲۲۵ کل صفحات ۴۳۵
- رنگین ٹائیٹل ۔ سلائی جز بندی ۔ گرد موکارڈ کی جلد ۔
- مصنف نے قادیانیت کے بانی کی لن ترانیوں کا طلسم توڑا ہے ۔
- اس کتاب میں مرزا قادیانی کی دکان آرائی کے صحیح واقعات منظر عام پر آگئے ہیں ۔
- ابواب کی ترتیب میں عموماً واقعات کی ترتیب کے وقوع کا لحاظ رکھا ہے ۔
- جلد اول کے ۶۷ ابواب اور جلد ثانی کے ۹۹ ابواب ہیں ۔
- مرزا قادیانی کے لڑکپن ، بھولپن ، جوانی ، حیوانی ، بڑھاپا ، سیاپا کے تمام ترستند واقعات درج ہیں ۔
- مرزا قادیانی کی پیدائش سے وفات تک کے تمام واقعات ایسے دلنشین انداز میں بیان کئے ہیں کہ پڑھنے سے واقعات کی فلم آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے ۔ کتاب اردو ادب کا مرقع ہے ۔
- ہر دو جلد یکجا ۔ لاگت قیمت /۹۰ روپے صرف ڈاک خرچ /۱۰ روپے کل /۱۰۰ روپے منی آرڈر آنے پر رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کی جائے گی ۔

نوٹ : پیشگی قیمت آنا ضروری ہے ۔ وی پی ہرگز نہ ہوگی !

ملنے کا پتہ :۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ، ملتان پاکستان

# شاہین ختم نبوت سرگودھا

## مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی سے ملاقات

ایم سعید انور

مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا میں عالمگیر تحریک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں ہیں۔ انتہائی سادہ اور شفیق عالم دین ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ دین کی سربلندی کے لیے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر رکھا ہے ان سے ہماری ملاقات ہوئی جو ہم سپرد قلم کر رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک بین الاقوامی اور ملی ادارہ ہے جس کی بنیاد ۱۹۵۳ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت بخاری رکھی اور مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد، مولانا لال حسین، مولانا سید محمد یوسف بنوری اور اب خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب کی صدارت میں پوری دنیا میں مرزائیت کے تعاقب میں مصروف عمل ہیں۔ امریکہ، کینیڈا اور کئی دیگر ممالک میں اس کے دفاتر قائم ہو چکے ہیں۔ انگلینڈ یوکے میں ایک کروڑ روپے کی عمارت خرید کر اس میں ختم نبوت کے موضوع پر غیر ملکی باشندوں کے لیے لیکچر کا اہتمام کر دیتے ہیں ہر سال اگست میں سالانہ کانفرنس کے ذریعے مقامی رہائش مسلمانوں کو مرزائیوں کے طریقہ واردات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

چنانچہ اب بھی ۲۰ اگست کو برطانیہ میں سالانہ کانفرنس ہوئی ہے۔ سرگودھا ڈویژن میں جماعت کے امور کی نگرانی حافظ محمد اکرم طوفانی کرتے ہیں۔ آپ نے ۱۹۶۳ء میں اس جماعت میں سرگودھا میں کام شروع کیا۔

سرگودھا شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک شاندار دفتر تعمیر کرایا، جس پر تین لاکھ روپے لاگت آئی ہے جو آٹھ کمرے اور اچھے خاصے صحن پر مشتمل ہے۔

قادیانیت کے تعاقب میں سرگودھا جماعت کی کارکردگی مثالی ہے۔ خصوصاً شبان ختم نبوت کے نام پر نوجوانوں کی ایک تنظیم قادیانیت کے تعاقب میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہے اور اب تک تقریباً ہزار سے زیادہ نوجوان مرزائیت کی چالوں سے واقف ہو چکے ہیں اور اس کے مستقل اراکین کی تعداد ۵۰۰ سو سے زیادہ ہے۔

فیکٹری ایریا کی یونٹ اچھی طرح متحرک یونٹ ہے جس میں یکصد سے زیادہ نوجوان مصروف عمل ہیں۔ شہر سرگودھا میں ۳۵۰ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کی توہین کی پاداش میں گرفتار کرایا گیا۔ اور اس سلسلے میں تمام شہری اور دیہاتی تھانوں میں پونے دو صد پرچے درج ہوئے۔ جو سرگودھا جماعت کی ایک مثالی کارکردگی ہے۔

حال ہی میں ۴ اگست کو حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب امیر مرکزیہ نے ختم نبوت ٹیوشن سنٹر کا افتتاح کیا جس میں چوہدری عبدالحمید صاحب میئر کارپوریشن مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے ختم نبوت ٹیوشن سنٹر کے لیے اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا اور اس کیلئے مزید ترقی کی راہیں تلاش کرنے میں تعاون کا یقین دلایا۔ یہ ٹیوشن سنٹر دو لاکھ کی لاگت سے تیار ہوا ہے۔ ایک بہت بڑا وسیع ہال، تین کمرے اور ایک برآمدہ تعمیر ہوا ہے۔ اس ہال میں میٹرک، ایف اے پڑھنے والے طلباء کو پانچ سے آٹھ بجے تک تمام مضامین پڑھائے جائیں گے اور ان کو دینی تعلیمات سے بھی بہرہ ور کیا جائے گا۔ غریب، نادار مستحق طلباء کیلئے رہائش اور کھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

ہمارے آئندہ کئی منصوبے ہیں۔ رحمان پورہ میں ختم نبوت فری ڈسپنسری کی تعمیر، ختم نبوت مسجد کی تعمیر، ماہانہ کورس، قاری کلاسز اور عربی کلاسز کے اجراء جیسے منصوبے شروع کر رہے ہیں جو سرمایہ کی قلت کی وجہ سے سرد پڑے ہیں۔ اہل خیر حضرات اگر توجہ دیں تو انشاء اللہ تھوڑی مدت میں یہ ادارہ اچھی خاصی نظریاتی افرادی قوت پیدا کر سکتا ہے۔

۱۹۳۶ء کو ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں قرآن پاک حفظ کیا۔ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۲ء تک دینی علوم سے فراغت حاصل کی۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۳ء تک مدرسہ امینیہ ۱۴ بلاک میں نظامت کے فرائض سرانجام دیئے۔

۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۶ء تک ۴۰ شمالی میں دینی تبلیغی سرگرمیوں سے علاقے کے لوگوں کو روشناس کراتے رہے۔

اور اب ۱۹۶۶ء سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ کی حیثیت سے سرگودھا ڈویژن میں قادیانیوں کے تعاقب میں ہمہ تن مصروف ہیں اور ایک نوجوانوں کی عظیم اور مخلص تنظیم شبان ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔ کئی ہزار روپے کا سالانہ لٹریچر مفت تقسیم کرتے ہیں۔

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے راہنماؤں کا

## ایک مشترکہ اخباری کانفرنس سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راولپنڈی کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا قاضی محمد امین، حکیم محمد یونس ایم اے، ضلعی امیر احسان احمد دانش اور ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے رہنماؤں اشفاق احمد، صوفی محمد ریاض، چوہدری ارشد محمود، آصف محمود، جان اکبر اور انجمن سپاہ صحابہؓ راولپنڈی ڈویژن کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد شعیب ندیم اور اہلحدیث یوتھ فورس کے صدر سیف اللہ خالد نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کراچی، حیدرآباد کے خونی فسادات اور اندرون سندھ قتل و غارت گری اور تخریب کاری میں بنیادی ہاتھ قادیانی تربیت یافتہ گوریلوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ٹولہ ہمیشہ سے ملک عزیز کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث رہا ہے۔ سقوط ڈھاکہ سے لے کر سانحہ اوجڑی کیمپ، بہاولپور تک ہر سازش میں قادیانی تخریب کار برابر کے شریک ہیں اس ٹولہ نے تقسیم ملک کے وقت باؤنڈری کمیشن میں مسلمانوں کے مطالبہ سے علیحدہ میمورنڈم پیش کر کے سخت مخمصہ پیدا کیا تھا۔ تقسیم کے وقت قادیانیوں نے پاکستان میں شمولیت سے انکار کر دیا تھا۔ اور ریڈ کلف کمیشن کے سامنے ایک الگ قادیانی ریاست کا مطالبہ کیا تھا۔ اس میں اپنی علیحدہ تعداد، مذہب، اپنے سکول، فوجی ملازمین کی کیفیت اور آبادی وغیرہ کی تفصیل درج کی تھی۔ حتیٰ کہ قادیانی جماعت نے باؤنڈری کمیشن کو قادیانی ریاست کا الگ نقشہ بھی پیش کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوتے اور اسرائیل کی طرف سے عرب پر کیے جانے والے مظالم میں برابر

کے شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لیاقت علی خان کے قتل سے لے کر شاہ فیصل مرحوم، بھٹو، اور جنرل ضیاء الحق تک ہر سازش میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسی ٹولہ نے راجپال و رشدی جیسے بدنام زمانہ گستاخ رسولؐ پیدا کیے۔ حال ہی میں ربوہ سے کراچی ماڈل کالونی کے قادیانیوں کو بے دریغ اسلحہ سپلائی کیا جا رہا ہے۔ جہاں قادیانی مہاجروں کو پنجابیوں کے خلاف اور پنجابیوں کو مہاجروں کے خلاف بھڑکا کر ملک بھر میں انتشار پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح جھنگ، گوجرانوالہ، چک سکندر، سرگودھا میں ہر قسم کے مذہبی سیاسی، انتشار میں اور تخریب کاری میں یہ گروہ سرفہرست ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ضلع راولپنڈی میں توہین رسالتؐ پر مبنی لٹریچر رات کی تاریکی میں دوکانوں اور مکانوں میں تقسیم کر کے اور خطوط کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کر کے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی اور کھلی بغاوت کر کے نقض امن کے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی عبادت گاہ، واقع مری روڈ پر قادیانیوں نے کلمہ طیبہ اور احمدیہ لائبریری کی تختی پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھ کر اور اپنی عبادت گاہ پر مینار بنا کر توہین رسالتؐ اور آئین اور قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کے احساسات و جذبات مجروح ہو رہے ہیں اور نقض امن عامہ کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں لیکن ضلعی انتظامیہ ان کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ بار بار مطالبات اور درخواستیں دینے کے باوجود تاحال کوئی کاروائی عمل میں نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مطالبات منظور نہ ہوئے تو پورے صوبہ میں احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔ ان رہنماؤں نے قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے حالیہ بیان "پاکستان پاگل خانہ بنا ہوا ہے" کی شدید مذمت کی۔ ان حضرات نے مطالبہ کیا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر، علامہ حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو جلد از جلد بے نقاب کر کے گرفتار کیا جائے۔

**بقیہ : داؤدی بوہرہ**

کر دیا گیا۔ مجھے کہا گیا کہ اپنے شوہر کی مذمت کرو نہیں تو تمہاری عزت لوٹ لی جائے گی۔ ایک شخص نے میرے سر پر لاٹھی ماری جس سے مجھے چکر آ گیا۔ یہ لوگ مجھے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ گالیاں دی گئیں میرے کپڑے پھٹ چکے تھے اور وہ مجھے اسی حالت میں بازار تک لے گئے اور دور تک گھسیٹا گیا۔

ادھے پور کی صفیہ بائی نے اس واقعہ کی تصدیق کی اور مزید انکشاف کیا کہ موجودہ سیدنا کے بھائی یوسف نجم الدین موجود تھے اور ہجوم کو اشتعال دلا رہے تھے۔ عرس میں شریک عورتوں کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا کپڑے پھاڑ دیئے گئے ان پر تھوکا گیا۔ یہ دلدوز منظر سیدنا اور ان کے کنبے کے افراد فخر کی بالکونی سے دیکھ رہے تھے۔ بقول صفیہ بائی کے "اسے لوگوں نے گھیر لیا اور سگے بیٹے احسان معین پر لعنت بھیجنے کے لیے کہا گیا اور میں نے بھاری دل کے ساتھ ایسا کیا۔ عورتوں تک کو سیدنا اور ان کے جانشین کو سجدہ کرنے، ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

شیخ یعقوب علی قربان حسین راج نگر والا نے بتایا کہ کسی وجہ سے ان کی وفاداری پر شک ہو گیا اور اس کے خلاف براءت کا حکم جاری کیا گیا۔ ان دنوں اس کا لڑکا سورت میں مذہبی کالج جامعہ سیفیہ میں زیر تعلیم تھا۔ والد کی براءت کے بعد بیٹا باپ کو ملنے گیا تو اس جرم میں اسے کالج سے نکال دیا گیا۔ اسے معافی مانگنے کے لیے بمبئی سیدنا کے حضور حاضر ہونا پڑا جہاں اسے یہ اعتراف کرایا گیا کہ اس کا باپ شیطان ہے اور لعنت ملامت کا مستحق ہے۔ اسے حکم دیا گیا کہ وہ اپنا نام بدل کر صابر حسین رکھے اسے یہ بھی کہا گیا کہ وہ اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام نہ جوڑے۔

یحییٰ علی ایڈووکیٹ کا بیان ہے کہ ۱۹۷۳ء میں اس کا سماجی بائیکاٹ کیا گیا جس کی وجہ سے بوہرہ موکلوں نے اسے چھوڑ دیا۔ چچا زاد بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں نے قطع تعلق کر لیا۔ جب بہن نے تعلقات منقطع کرنے سے انکار کر دیا تو اس کے شوہر نے اسے گھر سے نکال دیا۔

ایک ٹیچر محمد شیخ سکنہ سورت کا بیان ہے کہ اس کے دوسرے تین ساتھیوں سمیت داعی کے بارے میں غلط عقیدہ رکھنے کی بنا پر برادری سے خارج کر دیا گیا۔ سیدنا نے ایک فرمان کے ذریعہ اپنے پیروکاروں کو اطلاع دی کہ چاروں ٹیچروں کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ چاروں ٹیچروں کو کالج سے نکالنے سے پہلے جنوری ۱۹۷۱ء کو سیدنا نے طلب کیا۔ انہوں نے ان کو کالج کے استادوں اور طلباء کے مجمع میں کھڑا کر دیا اور ان سے کہا کہ چاروں پر لعنت بھیجیں، مغلظات اور گالیاں دیں۔ بعد ازاں انہیں دھکے دے کر نکال دیا گیا۔ ان کے گھر کی کوئی عورت عزت و آبرو کے ساتھ باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ ایک ٹیچر کی بیوی کو مجبور کیا گیا کہ وہ طلاق حاصل کرے اور اس کی چار ماہ کی بچی کو حرام قرار دے دیا گیا۔ دوسرے ٹیچر حسن علی کے داماد کو کہا گیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے۔ اسے یہ حکم ماننا پڑا حالانکہ وہ اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔ تیسری میں محمد علی حسین علی کو ۱۹۸۰ء میں سیدنا کی موجودگی میں مسجد سے باہر پھینک دیا گیا اور اسے اپنی اہلیہ کے جنازے میں شرکت سے زبردستی روکا گیا اور ان کے لڑکوں کو جبراً باپ سے ملنے نہیں دیا گیا۔

بڑے ملا یا ان کے ایجنٹوں کی اجازت کے بغیر کوئی داؤدی بوہرہ نہ کوئی رسالہ یا اخبار شائع کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے روزنامہ اخبار یا میگزین کو پڑھنے کی اجازت ہے۔ یتیم خانے، مسافر خانے، سکول، کوآپریٹو، بینک، بیواؤں اور ضعیف لوگوں کے لیے کوئی ادارہ قائم کرنے یا چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ حالانکہ عام بوہروں کے خیال کے مطابق بڑے ملا کو غیر مذہبی امور میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ ہائی سکول کھوکھا بازار بمبئی کے ایک ٹیچر طاہر علی کو محض اس لیے بے تحاشا مارا پیٹا گیا کہ وہ اردو اخبار بلٹز کا مطالعہ کر رہا تھا۔ بلٹز کو ملاجی نے ممنوع قرار دیا تھا۔

ملا یا ان کے ماتحتوں کو دعوت نامہ یا خط میں فرقہ کے ارکان کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود کو اگر مرد ہے تو "عبید سیدنا" اگر عورت ہے تو "امۃ سیدنا" لکھے۔ ان کے معنی غلام کنیز کے ہیں۔ اگر شادی یا ڈنر کے دعوتی کارڈ پر یہ لفظ نہ لکھے ہوں تو ڈنر کا بائیکاٹ کیا جاتا ہے جبکہ شادی کی اجازت نہیں دی جاتی۔

**بقیہ : اردن کا فیصلہ**

طہ الفرق کی زبانی معلوم ہوئے تھے۔ تحقیقات سے واضح ہوا کہ ان میں سے اکثر قادیانی نہیں ہیں اور وہ سب مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں البتہ کچھ لوگ ایسے ملے جو قادیانی نکلے انھوں نے بھی قادیانیت سے اپنی توبہ اور دوبارہ اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا ان کے نام کا اعلان کیا گیا اور ان کے نکاح کی بھی تجدید کی گئی جیسا کہ

خانم احمد خانم محمد محمود یوسف سلمان وغیرہ وغیرہ۔

برطانیہ کی عدالت میں اسی طرح صحافی ابراہیم ابو ناب کے خلاف قادیانیت کی تہمت کے سلسلہ میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ مذکورہ صحافی نے اس تہمت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ قادیانی نہیں ہے اور اس کا قادیانیت کے بیعت نامہ پر دستخط کرنا اخبار کی رپورٹ کے حصول کے لئے تھا اور اس نے لندن میں قادیانیوں کی کانفرنس میں قصیدہ پڑھا تھا جس قصیدہ میں اس نے قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر اور اس کی جماعت کی تعریف کی تھی۔ اور بقول اس کے یہ خاص وجوہات کی بنا پر تھا تاکہ وہ قادیانیت کی حقیقت کو جان سکے۔

اور جیسا کہ یہ طے شدہ بات ہے کہ شریعت کا فیصلہ ظاہری حالات کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے تو اس اعتبار سے ابراہیم ابو ناب کے بارے میں بھی ۲۳/۵/۱۹۹۰ء کو فیصلہ سنایا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی بیعت نامہ پر دستخط اور قادیانی جلسہ میں ان کی مدح میں قصیدہ سنانے کی وجہ سے چونکہ وہ مرتد ہو چکا ہے لہذا اس سے توبہ کرائی گئی اور دوبارہ اسلام میں داخل کیا گیا اور اس ارتداد کی وجہ سے نکاح کے فسخ کا حکم صادر کیا گیا اور اس کی بیان بازی اور اس کی تمام مطبوعات پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اردن میں قادیانیت کا خاتمہ ہو چکا ہے وہاں اس کی حیثیت مردہ کی سی ہے ہم اس فیصلہ کرنے پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور شرعی عدالت ان کے گھات میں ہے۔

بقیہ : پہلی کرن

کا سلسلہ جاری ہوا جس نے مسلمانوں کی گردنیں کفار مکہ کے ظلم و ستم کی امتحان گاہ بنی اور مسلمانوں نے ثابت کر دیا کہ صبر و استقلال سے مصائب برداشت کرتے ہوئے اگر ہوش مندی کے ساتھ ان سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی جائے تو عز و جل باطل کو یقیناً شکست دیتا ہے۔ اور حق ہی کامیاب ہوتا ہے اس وقت خدا کا منشا یہی تھا جس کا اعلان کر دیا گیا تھا۔

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ۔

بقیہ : تعارف تبصرہ

بشریت انبیاء علیہم السلام

(حضرات انبیاء کے مرتبہ بشریت کی تحقیق و تفصیل قرآن مجید کی روشنی میں)

تالیف : مولانا عبد الماجد دریا بادی

صفحات : ۱۷۶ قیمت : ۳۳ روپے صرف

ملنے کا پتہ : مجلس نشریات اسلام ا۔ کے ۳ ناظم آباد مینشن نمبر ۵ کراچی ۱۸ پاکستان۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سیرت انبیاء علیہم السلام کے بہت سے پہلوؤں کو بیان فرمایا ہے انہیں میں ایک پہلو انبیاء علیہم السلام کی بشریت کا بھی ہے جس کو قرآن مجید نے مختلف انداز میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے اس مرتبہ بشریت کی تحقیق و تفصیل زیر نظر کتاب میں بیان کی گئی ہے چند عنوانات یہ ہیں۔ عبدیت، بشریت، مسئولیت، غم اور انبیاء، خوف اور انبیاء، طبعی کیفیات اور انفعالات وغیرہ۔

جناب دریا بادی صاحب کی یہ کتاب اپنے موضوع پر منفرد اور وقت کی اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے امید ہے کہ اہل نظر اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔


## رد قادیانیت پر معلومات افزا، ایمان پرور، جہاد آفرین اور حقائق افروز

# کتب

| کتاب | مصنف | قیمت |
|---|---|---|
| ○ قادیانی مذہب | پروفیسر الیاس برنی | ۱۰۰ روپے |
| ○ ملت اسلامیہ کا موقف | قومی اسمبلی میں مرتب شدہ | ۲۰ |
| ○ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ کا قادیانیت نمبر | | ۱۵ |
| ○ خاتم النبیین | السید محمد انور شاہ کشمیری | ۱۶ |
| ○ التصریح (عربی) | | ۳۶ |
| ○ سوانح مولانا محمد علی جالندھری | ڈاکٹر غازی | ۲۵ |
| ○ تحریک ختم نبوت | آغا شورش کاشمیری | ۳۶ |
| ○ اسلام اور قادیانیت | مولانا عبد الغنی | ۲۰ |
| ○ قادیانی کیوں مسلمان نہیں | مولانا محمد منظور نعمانی | ۱۰ روپے |
| ○ ہدیۃ المہدیین (عربی) | مولانا مفتی محمد شفیع | ۵ |
| ○ مرزائی نامہ | مولانا مرتضیٰ خان میکش | ۵ |
| ○ کرشن ثانی | | ۲۵ |
| ○ شہادت القرآن | میر ابراہیم سیالکوٹی | ۲۰ |
| ○ حیات مانک | رائے کمال | ۵ |
| ○ احتساب قادیانیت | مولانا لال حسین اختر | ۴۰ |
| ○ ایمان پرور یادیں (حصہ دوم) | مولانا اللہ وسایا | ۴۰ |
| ○ حضرت مسیح اور مرزا قادیانی کی خوبیں | مولانا محمد حسین اختر | ۲ |
| ○ ختم نبوت اور بزرگان امت | | ۲۰ |
| ○ مرزا قادیانی کی آسان پہچان | مولانا عبد الرحیم اشعر | ۲۰ |
| ○ نزول مسیح علیہ السلام | مولانا محمد یوسف لدھیانوی | ۲ |
| ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین | | ۲ |
| ○ المہدی والمسیح | | ۲ |
| ○ الہامی گرگٹ | | ۲ |
| ○ قادیانی جنازہ | مولانا محمد یوسف لدھیانوی | ۲ روپے |
| ○ شناخت | | ۲ |
| ○ مرزا قادیانی بقلم خود | | ۲ |
| ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق | | ۲ |
| ○ قادیانی مُردہ | | ۲ |
| ○ مرزائی اور تعمیر مسجد | | ۲ |
| ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام | | ۲ |
| ○ مرزائیوں کے مباہلہ کے جواب میں | | ۲ |
| ○ غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام | | ۲ |
| ○ متنازعہ قادیانی آرڈیننس | | ۲ |
| ○ نیا گرگٹ | عبد الرحمن یعقوب باوا | ۲ |
| ○ ایمان پرور یادیں | مولانا اللہ وسایا | ۲ |
| ○ قادیانیت کا سیاسی تجزیہ | صاحبزادہ طارق محمود | ۲ |
| ○ قادیانی مقدمہ پر ایک نظر | مولانا عزیز الرحمن جالندھری | ۲ |
| ○ قادیانی مقدمہ ارتداد | مولانا امان محمود | ۲ |
| ○ عشق خاتم النبیین | طاہر رزاق | ۲ |
| ○ ضیاء الحق کو قتل کس نے کیا؟ | عبد المجید رحمانی | ۲ |
| ○ عاشقان مصطفیٰ کہاں ہیں؟ | | ۲ |
| ○ چہرۂ قادیانیت | | ۲ |
| ○ آستین کے سانپ | | ۲ |
| ○ قرآن مجید میں رد و بدل قادیانیوں کی ناپاک سازش | | ۲ |
| ○ مجرم اسلام | طاہر رزاق | ۲ |
| ○ بزم ختم نبوت کا کام کیسے کریں | | ۲ |

مجلس چونکہ ایک تبلیغی ادارہ ہے اس لیے کتابیں صرف لاگت وصول کی جاتی ہے۔ اس لیے کمیشن نہیں دیا جائے گا۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ ۲ روپے کے کتابچے کے لیے آپ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا دیجئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ — حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
## کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

- تبلیغ و اشاعتِ اسلام حدیث "مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی" کی روشنی میں۔
- اِصلاحِ عقائد و اعمال صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ کی نشاندہی کے مطابق
- تربیتِ اخلاق
- بالخصوص تحفظ عقیدہ ختمِ نبوت جس کیلئے مندرجہ ذرائع اختیار کیئے گئے ہیں۔

(ا) مبلغین و داعیانِ اسلام کا تقرر۔ (ب) شعبہ نشر و اشاعت (ج) دینی مدارس کا قیام اور انکی تنظیم۔ (د) تعلیمِ بالغاں (ر) تعلیم نسواں

الحمد للہ! اس وقت پچاس سے زائد مبلغین اندرونِ ملک و بیرونِ ملک سرگرم عمل ہیں اور بیسیوں دینی مدارس قائم ہیں

## شرائطِ رکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کا اقرار کرے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد، نصب العین اور طریق کار کو سمجھ لینے کے بعد اس بات کا اِقرار کرے کہ مجلس کے دستور کے ساتھ پوری طرح متفق ہے اور اسکے مطابق جماعتی نظام کی پوری طرح پابندی کرنے کیلئے تیار ہے۔ (۲) وہ تمام ایسی رسومات و عادات سے اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش کریگا جو کتابُ اللہ اور سُنّتِ رسول اللہؐ کے خلاف ہوں۔ (۳) وہ کسی ایسے ادارے یا جماعت کا رکن نہیں بنے گا جس کے عقائد و نظریات اور اصول و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد اور طریقِ کار کے خلاف ہوں۔ (۴) وہ نیا سال شروع ہونے پر کم از کم ایک روپیہ مجلس کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ (۵) جو صاحب یکمشت یکصد روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ تا زیست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن متصور ہوں گے۔

رابطہ کیلئے: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸